Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADAR Qadian

شمارہ 51

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5-ربیع الاوّل 1437 ہجری قمری　17-فتح 1394 ہش　17-دسمبر 2015ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نے مورخہ 11؍دسمبر 2015 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر پیش ہے۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......

اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور آسمان اور زمین نے میری گواہی نہیں دی تو مَیں جھوٹا ہوں لیکن اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر ہوئے ہیں تو میرا انکار تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ مارنا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اب اِس زمانہ میں دنیا اختلافات سے بھر گئی۔ ایک طرف یہودی کچھ کہتے ہیں اور عیسائی کچھ ظاہر کرتے ہیں اور اُمّتِ محمدیہ میں الگ باہمی اختلافات ہیں۔ اور دوسرے مشرکین سب کے برخلاف رائیں ظاہر کرتے ہیں اور اس قدر نئے مذاہب اور نئے عقائد پیدا ہو گئے ہیں کہ گویا ہر ایک انسان ایک خاص مذہب رکھتا ہے۔ اِس لئے بموجب سُنّت اللہ کے ضروری تھا کہ ان سب اختلافات کا تصفیہ کرنے کے لئے کوئی حَکَمْ آتا۔ سو اسی حَکَمْ کا نام مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا گیا یعنی باعتبار خارجی نزاعوں کے تصفیہ کے اس کا نام مسیح ٹھہرا اور باعتبار اندرونی جھگڑوں کے فیصلہ کرنے کے اس کو مہدی معہود کرکے پکارا گیا۔ اگرچہ اس بارے میں سُنّت اللہ اس قدر متواتر تھی کہ کچھ ضرور نہ تھا کہ حدیثوں کے ذریعہ سے یہ ظاہر کیا جاتا کہ ایک شخص حَکَمْ ہو کر آئے گا جس کا نام مسیح ہوگا لیکن حدیثوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ مسیح موعود جو اِسی اُمّت میں سے ہوگا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَمْ ہوگا یعنی جس قدر اختلافات داخلی اور خارجی موجود ہیں اُن کو دور کرنے کے لئے خدا اُسے بھیجے گا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا اُسے راستی پر قائم کرے گا اور وہ جو کچھ کہے گا بصیرت سے کہے گا اور کسی فرقہ کا حق نہیں ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اس سے بحث کرے کیونکہ اُس زمانہ میں مختلف عقائد کے باعث منقولی مسائل جن کی قرآن شریف میں تصریح نہیں مشتبہ ہو جائیں گے اور بباعث کثرت اختلافات تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حَکَمْ کے محتاج ہوں گے جو آسمانی شہادت سے اپنی سچائی ظاہر کرے گا جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں ہوا اور پھر بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا سو آخری موعود کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔

اِس جگہ اس سُنّت اللہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کوئی پیشگوئی کسی عظیم الشان مرسل کے آنے کے لئے ہوتی ہے اس میں ضرور بعض لوگوں کے لئے ایک ابتلا بھی مخفی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہود کی کتابوں میں پیشینگوئی کی گئی تھی کہ وہ اُس وقت آئے گا جبکہ اِلیاس نبی دوبارہ آسمان سے نازل ہوگا۔ یہ پیشگوئی ملاکی نبی کی کتاب میں اب تک موجود ہے۔ پس یہ پیشگوئی یہودیوں کے لئے بڑی ٹھوکر کا باعث ہوئی اور وہ اب تک منتظر ہیں کہ اِلیاس نبی آسمان سے نازل ہوگا اور ضرور ہے کہ وہ پہلے نازل ہو اور پھر اُن کا سچا مسیح آئے گا مگر اب تک نہ اِلیاس دوبارہ زمین پر نازل ہوا اور نہ ایسا مسیح آیا جو اس شرط کو پوری کرتا۔

اِسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت توریت میں یہ پیشگوئی تھی کہ وہ یہودیوں کے خاندان یعنی ابراہیم کی اولاد میں سے پیدا ہوں گے اور انہیں میں سے اور انہیں کے بھائیوں میں سے اُن کا ظہور ہوگا اور تمام نبیوں نے جو بنی اسرائیل میں آتے رہے اِس پیشگوئی کے یہی معنے سمجھے تھے کہ وہ آخرالزمان کا نبی بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوگا مگر آخر وہ نبی بنی اسمٰعیل میں سے پیدا ہو گیا اور یہ امر یہودیوں کیلئے سخت ٹھوکر کا باعث ہوا اگر توریت میں صریح طور پر یہ الفاظ ہوتے کہ وہ نبی بنی اسمٰعیل میں سے آئے گا اور اُس کا مولد مکّہ ہوگا اور اُس کا نام مُحَمَّدؐ ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے باپ کا نام عبد اللہ ہوگا تو یہ فتنہ یہودیوں میں ہرگز نہ ہوتا۔

پس جب کہ اِس امر کے لئے دو مثالیں موجود ہیں کہ ایسی پیشگوئیوں میں خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں کا کچھ ابتلا بھی منظور ہوتا ہے تو پھر تعجب کہ کس طرح ہمارے مخالف باوجود بہت سے اختلافات کے جو مسیح موعود کے بارے میں ہر ایک فرقہ کی حدیثوں میں پائے جاتے ہیں اور بالاتفاق اس کو اُمتی بھی قرار دیا گیا ہے اِس بات پر مطمئن ہیں کہ ضرور مسیح آسمان سے ہی نازل ہوگا حالانکہ آسمان سے نازل ہونا خود غیر معقول اور خلاف نص قرآن ہے☆ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ ہَلۡ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا۔ پس اگر بشر کے جسم عنصری کا آسمان پر چڑھانا عادت اللہ میں داخل تھا تو اِس جگہ کفار قریش کو کیوں انکار کے ساتھ جواب دیا گیا کیا عیسیٰ بشر نہیں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں۔ اور کیا خدا تعالیٰ کو حضرت عیسیٰ کو آسمان پر چڑھانے کے وقت وہ وعدہ یاد نہ رہا کہ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا اَحۡیَآءً وَّاَمۡوَاتًا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمان پر چڑھنے کا جب سوال کیا گیا تو وہ وعدہ یاد آ گیا۔ اور جس کو علم کتاب اللہ ہے وہ خوب جانتا ہے کہ قرآن شریف نے اپنے قول سے حضرت عیسیٰ کی وفات کی گواہی دیدی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے یعنی اپنی رؤیت کے ساتھ اِسی شہادت کو ادا کر دیا ہے یعنی بیان کر دیا ہے کہ آپ نے حضرت مسیح کو وفات شدہ انبیاء کی جماعت میں دیکھا ہے پھر باوجود اِن دو گواہیوں کے تیسری گواہی خدا سے الہام پا کر میری ہے۔ اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور آسمان اور زمین نے میری گواہی نہیں دی تو مَیں جھوٹا ہوں لیکن اگر میرے لئے خدا کے نشان ظاہر ہوئے ہیں اور نیز زمانہ نے میری ضرورت کو ظاہر کر دیا ہے تو میرا انکار تیز تلوار کی دھار پر ہاتھ مارنا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 45 تا 47)

☆ (حاشیہ) کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا رہا نزول کا لفظ سو وہ اکرام اور اعزاز کے لئے آتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ فلاں لشکر فلاں جگہ اُترا ہے اِسی لئے نزیل مسافر کو کہتے ہیں پس صرف نزول کے لفظ سے آسمان سمجھ لینا پرلے درجہ کی ناسمجھی ہے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں جو لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کا صحیح ادراک رکھتے ہیں یہ انقلاب ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6؍نومبر 2015ء بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آج کل کے مادّی دور میں خواہشات کی بھڑک روپے سے محبت اور عیاشی کے ذرائع کے حصول کیلئے انسانی کوشش کے متعلق حضور انور نے کیا حقائق بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل کے مادّی دور میں جبکہ نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے انسانوں کو نہ صرف بہت قریب کر دیا ہے بلکہ اس ٹیکنالوجی اور معاشی نظام نے خواہشات کو بھی بہت بڑھا دیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کسی کے پاس وافر دولت ہے یا نہیں خواہشات کی بھڑک اور روپے سے محبت اور اس کے حصول کے لئے کوشش انتہا تک پہنچی ہوئی ہے تا کہ ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور تمام عیاشی کی چیزوں تک پہنچ ہو جو دنیا میں کسی بھی ملک میں میسر ہیں۔ خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک میں تو اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔...... ہر طبقے میں دولت سے محبت اور ضرورتِ زندگی کے نام پر نئی سے نئی چیز کی خواہش انتہا پر پہنچی ہوئی ہے اور میڈیا کی وجہ سے اور تجارتوں کی وسعت کی وجہ سے غریب یا کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والوں کو بھی ان سہولتوں کا علم ہے جو ترقی یافتہ ممالک میں ہیں اور ان ملکوں میں بھی اگر بہت غریب نہ سہی تو کم از کم اوسط درجے کے شہریوں کی خواہشات اور ترجیحات نئی سے نئی چیزیں حاصل کرنے کی طرف ہوگئی ہیں۔ بہر حال مادّیت اپنے عروج پر ہے۔

سوال ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرنے والوں کے متعلق ایک دنیادار کی کیا سوچ ہوتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا عام دنیادار کے لئے عجیب سی بات ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کرو، اپنی سہولتوں کو قربان کرو۔ اور ایک دنیادار یہی کہے گا کہ یہ پرانے زمانے کی فرسودہ باتیں ہیں یا یہی کہے گا کہ ٹھیک ہے تم غریبوں کے لئے خرچ کرو۔ ان کی کچھ مدد کر دو۔ کچھ چیریٹی میں دے دو۔ لیکن یہ کہنا کہ جو چیز تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے اسے خرچ کرو، اپنی خواہشات کو کچل دو اور دوسروں کی خواہشات کے لئے قربانی کرو یا دین کے لئے قربانی کرو یہ عجیب مضحکہ خیز بات ہے۔

سوال حضور انور نے نیکی کے حصول کی کوشش کرنے والوں کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اَلۡبِرّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر وقت بے چین رکھتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دین کے پھیلانے کے لئے اپنے مال جان اور وقت قربان کرنے کے معیار قائم کرتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو اطاعت میں بڑھاتی ہے اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔ دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا اِدراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے۔ جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کے انفاق فی سبیل اللہ کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک حدیث میں آتا ہے جب یہ آیت اتری کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو مدینے کے انصار میں سے مالدار شخص تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیروحاء کے نام کا ایک باغ تھا اور یہ حضرت ابوطلحہؓ کو بہت پسند تھا اور یہ مسجد نبوی کے بھی بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں اکثر جاتے تھے۔ بہر حال اس آیت کے نازل ہونے پر حضرت ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری سب سے پیاری جائیداد بیروحاء کا باغ ہے۔ مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا کیا ذریعہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) ''بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصّ صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93)۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضا مندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے قربانی کے معیار کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر آپؑ نے جماعت کے معیار قربانی کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے، محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔''

سوال حضور انور نے احباب جماعت کی مالی قربانی کو دیکھتے ہوئے کن الفاظ میں خوشنودی کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جن میں پرانے بھی ہیں اور وہ نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ ایسے بھی ہیں جن کو شاید چند ماہ ہوئے ہوں۔ جن کی ترجیحات احمدیت قبول کرنے سے پہلے دنیاوی خواہشات تھیں لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ دین کی خاطر اپنا محبوب مال یا جو کچھ بھی پاس ہے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ انقلاب ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا۔ لوگوں کی ترجیحات بدل دی ہیں۔

سوال بینن کے ایک مخلص احمدی دوست کی اخلاص و وفا کا واقعہ حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے یہاں کوتونو جماعت کے صدر صاحب کو تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کرنے والے افراد کی جنہوں نے وعدے کئے ہوئے تھے فہرست بھجوائی تو ایک پرانے احمدی دوست کا نام چندہ دہندگان میں لکھا ہوا تھا۔ جب انہیں توجہ دلائی گئی تو اگلے روز مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے ایک ہفتے سے کھانا نہ کھایا ہو۔ کہتے ہیں غربت کا یہ حال ہے کہ مَیں ساری رات روتا رہا ہوں کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ میری آزمائش کر رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے معمولی سی رقم تحریک جدید کی مدّ میں ادا کی اور کہا کہ اس وقت میرے پاس یہی کچھ ہے۔ اور شاید وہ رقم بھی کہیں سے قرض لے کر آئے ہوں۔ انہوں نے اپنی بھوک مٹانے کے لئے (رقم) استعمال نہیں کی بلکہ چندہ دیا۔ اس پر یہ جو لینے والے صاحب گئے تھے کہتے ہیں خاکسار نے ان کو کچھ رقم مدد کے طور پر دی کہ آپ کی تو یہ حالت ہے۔ چندہ کیا دینا ہے؟ آپ کی مدد کر رہا ہوں۔ اور ان کو مدد کے طور پر رقم دی تو انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا اسی وقت واپس کر دیا اور کہا کہ ابھی میرا چندہ عام بقایا ہے۔ آپ اس رقم میں سے میرا چندہ کا بقایا کاٹ لیں۔ تو یہ ہے اخلاص و وفا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بدن پہ کپڑے نہیں لیکن اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں۔

سوال حضور انور نے تحریک جدید کے کون سے سال کا کے آغاز کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وقت مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے مختصراً گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31؍اکتوبر کو تحریک جدید کا اکیاسیواں (81) سال ختم ہوا اور بیاسیواں (82) سال شروع ہو گیا۔ اس میں ہم داخل ہو گئے ہیں اور اب تک جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں کل وصولی بانوے لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو پاؤنڈ ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی نسبت سات لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

سوال امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں سرفہرست دس جماعتیں کون سی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں مخدوش حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے وہاں قربانی کا جو معیار رکھا ہوا ہے اس پر قائم ہیں اور ان کا نمبر پہلا ہی ہے۔ اس کے بعد باہر کے ممالک میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔...... دوسرے نمبر پر برطانیہ ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ۔ چوتھے پر کینیڈا۔ پانچویں پر آسٹریلیا۔ چھٹے پر بھارت۔ ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا۔ پھر نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ دسویں نمبر پر گھانا۔

سوال تحریک جدید کے دفتر اول کے شاملین کی تعداد کیا تھی اور ان میں سے کتنے حیات ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دفتر اول کے شامل افراد کے پانچ ہزار نو سو ستائیس کھاتے ہیں جس میں سے پچاسی خدا کے فضل سے حیات ہیں اور اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں۔ باقی پانچ ہزار آٹھ سو بیالیس وفات شدگان کے کھاتے بھی ان کے ورثاء نے جاری کر دیئے ہیں۔

سوال وصولی کے لحاظ سے قربانی کرنے والی انڈیا کی پہلی دس جماعتیں کون سی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انڈیا کی دس جماعتیں کیرولائی (کیرالہ)، حیدرآباد، کالی کٹ (کیرالہ)، قادیان، پتھہ پیریم (کیرالہ)، کنانور ٹاؤن (کیرالہ) اور پنگاڈی (کیرالہ)، کلکتہ (بنگال)، بنگلور (کرناٹک)، سولور (تامل ناڈو) ہیں۔ اور قربانی کے لحاظ سے انڈیا کے جو دس صوبہ جات ہیں وہ کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک، آندھرا پردیش، جموں و کشمیر، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹر ہیں۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں مَیں جاپان کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں مسجد بن سکے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہوجاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ مسجد بنے تو تمام روکوں کے باوجود مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اسلام کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہوگیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا مسجد تمام ملک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کرسکتے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا

اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے

اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی

ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں (ان سے) مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے

مسجد کے افتتاح اور استقبالیہ تقریبات میں شامل ہونے والے غیر مسلم جاپانی معزز مہمانوں کے اسلام احمدیت کے متعلق مثبت تأثرات اور ان کے خیالات میں نمایاں تبدیلی کے اظہار کا ایمان افروز بیان

ایک طرف تو ہمارا پیغام سننے والے یہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں امن کا مذہب ہے اور دوسری طرف ہمارے یہاں کے بعض مغربی سیاستدان جو ہیں اس بات کا اظہار کررہے ہیں کہ اسلام کی تعلیم میں کوئی نہ کوئی شدت پسندی کی بات ہے جو مسلمان اسی وجہ سے شدت پسند ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ کتنے فیصد مسلمان ہیں جو ان شدت پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے۔ یہ سیاستدان چاہے یہاں یوکے کے ہوں یا کہیں اور کے یہ لوگ امن پسند مسلمانوں کو بھی اپنے خلاف کرلیں گے اور پھر فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے مغربی سیاستدانوں کو جن کے نظریات اسلام کے متعلق یہ ہیں کہ اس میں سختی ہے اور شدت پسندی ہے ان کو غور کرنا چاہئے اور بلا سوچے سمجھے بیانات جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وہ احمدی جن کے ان لوگوں سے تعلقات ہیں انہیں ان کو سمجھانا چاہئے کہ اس وقت دنیا کے لئے اور دنیا کے امن کے لئے حکمت اور دانائی سے بات کرنا ضروری ہے اس لئے ایسے بیانات نہ دیں جس سے دنیا میں فساد پھیلے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے افتتاح اور دورے کے بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ اس مسجد کی وجہ سے جو وسیع تعارف ہوا ہے وہ اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں وہ ان پر پورا اترنے کی کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں

مولویوں کے جو کینے اور بغض ہیں ان کے اظہار تو پاکستان میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ جماعت کی ترقی دیکھ کر ان کی حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے جہلم میں بھی ہوا جہاں احمدی مالکان جو چِپ بورڈ فیکٹری کے تھے ان کی فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلا یا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہوسکے لیکن بہر حال مالی نقصان تو ہوا

یہ ابتلا ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔ مالی نقصان اگر ہوا تو خدا تعالیٰ پورا کردیتا ہے یہ تو ایسی چیز کوئی نہیں۔ بیشمار احمدی ہیں جو ان ابتلاؤں میں گزرے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ اگر ان مالکان کا نقصان ہوا تو یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہوجائے گا

چِپ بورڈ فیکٹری جہلم کو آگ لگانے کے واقعہ اور دو مساجد پر حملے کی تفصیلات کا ذکر۔ احمدیوں کے ثبات قدم کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ اور صبر کو بڑھائے اور دشمنوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمات سے بھی ان سب کو بری کرے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 رنومبر 2015ء بمطابق 27 رنبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں گزشتہ دنوں مَیں جاپان کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں مسجد بن سکے۔ ہمارے وکیل جو جاپانی ہیں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ مسجد کی تکمیل آپ کو مبارک ہو لیکن میں اب بھی سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں اور یقین نہیں آتا کہ اس علاقے میں آپ کو مسجد بنانے کی اجازت مل گئی۔ کہنے لگے کہ میں آپ کے لئے کیس تو لڑ رہا تھا لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ کوئی کامیابی ہو اس لئے ایک موقع پر میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہہ دیا کہ اس معاملے کو چھوڑ دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جماعت کے افراد کا توکّل بھی عجیب ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم کوشش کرتے رہو۔ یہ جگہ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی اور مسجد بھی بنے گی۔ کہنے لگے آج یہ مسجد جو ہے یہ میرے لئے تو یقینا ایک حیران کن بات ہے اور نشان ہے۔ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ ہر موقع پر جماعت پر فرماتا رہتا ہے اور ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے۔ ہر کام

کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ مسجد بنے تو تمام روکوں کے باوجود مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اسلام کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا مسجد تمام ملک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

مَیں چند لوگوں کے تأثرات بھی بیان کروں گا جس سے پتا چلتا ہے کہ جاپانیوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے بتائی گئی صحیح اسلامی تعلیم کو کس طرح دیکھا۔ اور یہ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے ہی یہ مقدر تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی فرمائی اسی طرح جاپان کے متعلق بھی فرمایا کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 22۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جاپان میں نیک فطرت لوگ احمدیت قبول کریں گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 385۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

الحمدللہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ لوگوں کے تأثرات پیش کروں گا جس سے پتہ چلتا ہے لوگوں کی اسلام کے بارے میں رائے بدل گئی ہے۔ پہلے کچھ اور رائے تھی اب بالکل مختلف ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے، یہ برملا اظہار کیا کہ مسجد کے افتتاح اور فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں اسلام کی تعلیم کا پتا چلا ہے اور اسلام کے بارے میں ہماری غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسلام کا تعارف کروانا ہو تو مسجد بنا دو، لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ بات بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہمیں ہر جگہ اور جاپان میں بھی نظر آتی ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ مسجد کے فنکشن میں شامل ہو کے کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی تو حیرت ہوتی ہے۔ جس دن جمعہ تھا اس دن جمعہ کے وقت بھی جاپانی مہمان مسجد میں آئے ہوئے تھے۔ مَیں جب گیا ہوں تو پہلے نقاب کشائی تھی۔ کچھ باہر کھڑے تھے اور پھر وہ اندر آ کے مسجد میں بھی بیٹھ گئے اور خطبہ بھی سنا اور ہمیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ تقریباً انچاس، پچاس کے قریب جاپانی مہمان تھے جن میں شنٹوازم کے ماننے والے بدھسٹ اور عیسائی رہنماؤں کے علاوہ علاقے کے ممبران پارلیمنٹ، پروفیسر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان شامل ہونے والوں کے جو تأثرات ہیں وہ بتاتا ہوں۔

ایک صاحب ہیں اوسامو (Osamu) صاحب جو Church of Jesus Christ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرے گی۔

پھر ایک اور پریسٹ جن کا نام تائی جون ساتو (Taijun Sato) ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارے میں ہمارا تأثر تبدیل ہو گیا۔

پھر سٹی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے علاقے میں مسجد کی تعمیر کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے موقف کے مطابق یہ مسجد انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمت خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

پھر اشینوماکی (Ishinomaki) سٹی کے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت مسجد دیکھتے ہی میری سفر کی ساری تھکان دُور ہو گئی۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ جاپان نے زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا باعث بنے گی۔

پھر Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مینیسا کی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

وہاں جاپان کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ تقریباً بارہ ممالک کے اتنے ہی احمدی لوگ فنکشن میں باہر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے جمعہ کے دن اچھی رونق ہو گئی تھی۔ انڈونیشیا سے، ملائیشیا سے، آسٹریلیا سے، کوریا سے، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ، بھارت، یو اے ای اور کانگو کنشاسا سے بھی کچھ گئے ہوئے تھے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعت نے ان سب کی مہمان نوازی کا بھی حق ادا کیا۔

ہفتہ کی شام کو وہاں مسجد کے حوالے سے مسجد کے صحن میں ہی ایک reception بھی تھی۔ اس تقریب میں بھی تقریباً 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں پریذیڈنٹ اے ایم اے سٹی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن۔ دو صوبائی ممبران پارلیمنٹ، تین سٹی ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل ٹوورازم، پریذیڈنٹ پریسٹ آف سوٹو ٹمپل، یونیورسٹی کے پروفیسر، پریذیڈنٹ آئی چی ایجوکیشنل یونیورسٹی، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

ایک بدھ پریسٹ جو اس میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشت گردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں کہ جس خوبصورتی اور آسان فہم انداز میں انہوں نے بات کی ہے اور اسلام کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں اسلام کے بارے میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہو گئی۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا۔

پھر ایک وکیل ایتو ہیروشی (Ito Hiroshi) صاحب ہیں۔ انہوں نے مختلف موقعوں پر قانونی معاونت بھی فراہم کی تھی۔ یہ کہتے ہیں یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے۔ یہ وہی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بھی بات کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت ہے۔

ایک یونیورسٹی کے طالبعلم تھے وہ کہتے ہیں کہ میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹ کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹمپل ہے۔ مجھے اسلام میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی مسلمان سے بات کر سکوں۔ کتابوں سے جو مل سکا وہ پڑھا تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کر کے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر مجھے اسلام کی اصل تصویر نظر آئی اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

ایک خاتون یوکی سانگی ساکی (Yuki Sngisaki) صاحبہ کہتی ہیں کہ اس پروقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارے میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب اس زمانے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام سے خوفزدہ ہیں مگر آج کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام اصل میں کیا چیز ہے۔ کہتی ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کے بارے میں کتابیں پڑھنے سے اور اس کی تاریخ پڑھنے سے ہم اس کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ بہت ساری کتابیں تو یہ لوگ جو پڑھتے ہیں وہ انہی کی پڑھتے ہیں جو ویسٹرن اورینٹلسٹس (Western Orientalists) نے لکھی ہیں۔ اس کے لئے اس طرح کی اور تقاریب منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقع ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

ایک اور جاپانی دوست تھویا ساکُورائی (Toya Sakurai) صاحب کہتے ہیں کہ آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارے میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ امام جماعت احمدیہ نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ مسلمان دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں ان کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔

اسی طرح ایک جاپانی دوست جو سکول ٹیچر ہیں کہتے ہیں کہ احمدی احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی۔ یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ (وہاں کیونکہ بہت سارے مقررین نے بتایا کہ مختلف زلزلوں میں سونامی کے دنوں میں جماعت احمدیہ نے مدد کی ہے۔) تو کہتے ہیں اس بات کا مجھے پہلے نہیں پتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں قریب کے سکول میں ٹیچر ہوں۔ کہتے ہیں اب میں آج کے بعد اپنے سکول کے بچوں کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ خطرناک نہیں کیونکہ امام جماعت احمدیہ اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کا بہت حسین موقع مجھے ملا۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارے میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔

پھر ایک دوست جو اس تقریب میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہو کر اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمیں اسلام کی بنیادوں سے واقفیت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جاپان ایک جزیرہ ہیں اور یہاں کے لوگ بھی اسی طرح باہر کی دنیا سے بند اور ناواقف ہیں۔ اسی لئے وہ اسلام کے متعلق دہشت گردی کے تصور سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے امید ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر اس تصور کو بدلنے میں ایک مثبت ذریعہ بنے گی۔

پھر ایک اور جاپانی دوست ہیں انوکین (Oono Ken) صاحب کہتے ہیں کہ میں مسجد کے پاس ہی رہتا ہوں۔ مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہو کر اور اسلام کے بارے میں جان کر بہت خوش ہوا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب اسلام کے بارے میں مزید معلومات کے لئے آئندہ بھی اس مسجد میں آتا رہوں۔

پھر ایک اور جاپانی دوست کہتے ہیں میں نے اس طرح کی تقریب میں پہلے کبھی شرکت نہیں کی۔ آج اس

تقریب میں شامل ہوکر اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے پہلی بار علم ہوا ہے کہ مسجد کے مقاصد کیا ہیں۔

ایک جاپانی ڈاکٹر جو آرتھوپیڈک سرجن ہیں وہ مجھے بھی ملے تھے۔ یہ گزشتہ تین سال سے خدمت خلق کے لئے ہمارے ساتھ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ کام کر رہے ہیں اور رضا کارانہ طور پر باوجود اس کے کہ احمدی نہیں ہیں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں جو اسلام امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہونا چاہئے۔

پھر ایک اور جاپانی دوست متسُو اِیشی کاوا (Mitsuo Ishikawa) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ’’اسلام کا مطلب امن اور باہمی سلامتی ہے‘‘۔ امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے۔

ایک طالبعلم جو برازیل سے ایکسچینج پروگرام کے تعلق میں وہاں جاپان آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بہت ہی دلچسپ تقریب تھی۔ میں نے برازیل میں کبھی مسلمانوں کی اس طرح کی تقریب نہیں دیکھی۔ آج خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر میں بہت جذباتی ہوگیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ ان کے الفاظ دلوں کو بدلنے والے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے بتایا کہ دہشت گرد گھناؤنے کام کرتے ہیں لیکن اسلام کی اصل تعلیمات تو بہت اچھی ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ میڈیا جو اسلام کے بارے میں بتاتا ہے وہ حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔

ایک جاپانی خاتون مسز اوزوکی (Mrs Uzuki) صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ پھر میرے خطاب کے بارے میں کہتی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ کہتی ہیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تو کہوں گی کہ سب لوگوں کو یہاں آکر یہ مسجد دیکھنی چاہئے اور احمدیوں سے اسلام کے بارے میں سیکھنا چاہئے۔

ایک جاپانی خاتون Mrs Haiashi صاحبہ کہنے لگیں کہ پہلے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے جاپان میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا تھا۔ مَیں اس تقریب میں بھی شامل تھی لیکن اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد بھی اس وقت کچھ سوال میرے ذہن میں باقی رہ گئے تھے لیکن آج جماعت کے خلیفہ نے اپنے خطاب میں میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے۔ اب میرے دل میں اسلام کے بارے میں کسی قسم کا کوئی خدشہ یا خوف باقی نہیں رہا۔ آج میں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ اسلام دنیا کے لئے خطرہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کو یکجا کر سکتا ہے۔

پھر ایک جاپانی خاتون جو سکول کی ٹیچر تھیں۔ کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سننے سے پہلے دفتر میں ان سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ یہ اپنے بہت سارے سٹوڈنٹ لے کر آئی ہوئی تھیں پندرہ سولہ سٹوڈنٹ تھے اور چار پانچ ٹیچر تھے۔ کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے ملاقات کے دوران اور پھر بعد میں اپنے خطاب کے ذریعہ میرے تمام سوالات کے جوابات دے دیئے۔ اب میرا پختہ یقین ہے کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ میں یہاں اپنے بعض طالبعلموں کو ساتھ لے کر آئی تھی۔ یہ طالبعلم پہلے اسلام سے خوفزدہ تھے لیکن امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر اور باتیں کر کے ان کا نظریہ تبدیل ہوگیا ہے بلکہ یہ خطاب سن کر وہ سخت حیران ہوئے اور مسجد میں اپنے آپ کو بہت محفوظ سمجھنے لگے۔ (جیسے پہلے خطرہ تھا۔) کہتی ہیں کہ میں چاہتی ہوں کہ جاپانیوں اور احمدیوں کے بیچ اس تعلق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

ان کے ساتھ ایک جاپانی طالبعلم آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ جو خطاب تھا ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس مسجد کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دور ہو جائے گی اور جاپان میں اسلام پھیلنے لگ جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ میڈیا کے میرے چار مختلف انٹرویو ہوئے۔ تین تو یہیں مسجد کے لئے اور ایک وہاں ٹوکیو میں۔

Chukyo TV (چُوکیو ٹی وی) یہ وسطی جاپان کا مشہور ٹی وی چینل ہے۔ اس کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ یہ انٹرویو بھی اور مسجد کے افتتاح اور نماز جمعہ کے مناظر کے ساتھ بروز جمعہ 20؍نومبر کو انہوں نے خبر بھی نشر کی۔

پھر ثناء نیوز ایجنسی (Sana News Agency) کے صحافی نے انٹرویو لیا اور وہ غیر ملکی میڈیا کو دیتے ہیں انہوں نے بھی کہا کہ بعد میں بھی اس کی کافی کوریج ہوگی۔

اسی طرح Chugai Nippoh (چُوگائی نِپّو) اخبار ہے۔ اس کے نمائندے نے عیسائی پریسٹ کے ساتھ مل کے انٹرویو لیا۔ یہ جاپان کا واحد مذہبی اخبار ہے۔ یہ ہفت روزہ اخبار ہے اور انٹرنیٹ ایڈیشن سمیت اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔ یہ انٹرویو بھی اس ہفتے شائع ہونا تھا۔ ہوگیا ہوگا۔

اسی طرح ٹوکیو میں جرنلسٹ نے ایک انٹرویو لیا اور یہ بھی کہتے تھے میں اس ہفتے شائع کروں گا۔ اس اخبار کی تعداد بھی اسّی لاکھ سے زائد ہے۔

اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ Chukyo TV (چُوکیو ٹی وی) جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس نے جو خبر نشر کی وہ یہ تھی کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج ہوا۔ اور یہ خبر انہوں نے جمعہ والے دن قریباً چھ سات منٹ کی دی۔ ان کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد ہے۔ پھر خبر میں اس نے بیان کیا کہ لندن سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ کے امام نے دہشت گرد تنظیموں کے اسلام سے بے تعلق ہونے اور ان کے عمل کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جہاں مسلمانوں کی عبادت کی جگہ ہے وہاں ہر ایک کے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے پیرس کے حملوں کی بھرپور مذمّت کی۔ اس چینل نے انٹرویو بھی لیا تھا اور پھر میرے انٹرویو کے بعض چنیدہ حصے بھی دکھائے۔

اسی طرح Tokai ٹی وی اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ سے زیادہ بلکہ سوا کروڑ سے زیادہ ہے۔ اس چینل نے دن میں پانچ مرتبہ یہ خبر نشر کی کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا آج سوشیما شہر میں افتتاح ہوا۔ افتتاح پیرس میں حملوں کے بعد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام اس وقت مرکز انگلینڈ سے یہاں اس کی تقریب کے لئے آئے۔ افتتاح کی خبر کے دوران پھر انہوں نے وہاں جو میں خطبہ دے رہا تھا وہ بھی دکھایا اور افتتاح کے مناظر بھی دکھائے۔

اسی طرح TBS TV چینل ہے یہ بھی وہاں کافی مشہور ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کروڑ سے زیادہ اس کو سننے والے، دیکھنے والے ہیں۔ اس نے خبر نشر کی کہ پیرس حملوں کو ابھی ایک ہفتہ ہوا ہے اور جاپان میں سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج عمل میں آیا ہے۔ یہ مسجد ایک جماعت نے بنائی ہے اور ان کے خلیفہ نے پیرس میں ہونے والے حملوں کو غیر اسلامی اور غیر انسانی قرار دیا ہے۔ خبر کے دوران مسجد کے مناظر دکھائے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ یہ خبر بھی دن میں تین مرتبہ نشر ہوئی۔

TV Aichi۔ اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ سے اوپر ہے اور اس نے بھی یہ خبر دی کہ پیرس حملوں کے بعد جبکہ اسلام کے بارے میں منفی تاثر دوبارہ پختہ ہوگیا ہے سوشیما میں ایک مسجد کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے بنائی ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے اور امام جماعت احمدیہ نے پیرس حملوں کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسجد ایسے تمام عناصر کی مذمت کرتی ہے۔ یہ مسجد امن وامان کا ذریعہ ہوگی۔ جو چاہے اس مسجد میں آسکتا ہے۔ اور خبر کے دوران پھر مسجد کے مناظر اور دیگر احباب کے تاثرات دکھائے گئے۔ خطبہ جمعہ کے بھی بعض مناظر دکھائے گئے۔ یہ خبر بھی دوپہر اور شام کی خبروں میں نشر کی گئی۔

پھر ناگویا ٹی وی (Nagoya TV) ہے اس کے دیکھنے والوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ کروڑ سے اوپر ہے بلکہ سوا کروڑ سے اوپر ہے۔ یہ کہتے ہیں سوشیما میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ حاضرین کا کہنا تھا کہ جہاں ان کے دل اس بات پر خوش ہیں کہ یہ مسجد بنی ہے وہیں وہ اس بات پر رنجیدہ بھی ہیں کہ پیرس میں ناحق خون بہایا گیا۔ اس تقریب میں دنیا کے امن وامان کے لئے دعا بھی کی گئی۔ خبر کے دوران پھر مسجد کے مناظر دکھائے جاتے رہے۔ یہ خبر بھی اس ٹی وی چینل پر دو دفعہ دکھائی گئی۔

اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی۔ ایک اخبار The Daily Yomiuri (یَومی اُورِی) اس کی اشاعت ایک کروڑ بارہ لاکھ ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی اخبار شمار ہوتی ہے۔ اس اخبار نے اس طرح سرخی لگائی کہ ’’اسلام کا اصل چہرہ‘‘۔ نئی تعمیر شدہ مسجد میں سانحہ پیرس کے ہلاک شدگان کے لئے دعا کی گئی۔ پھر اس نے آگے لکھا ہے جاپان میں 200 سے زائد افراد پر مشتمل احمدیہ مسلم جماعت جاپان نے جمعہ 20؍نومبر کو سوشیما شہر میں اپنی نو تعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر نماز جمعہ میں سانحہ پیرس میں ہلاک شدگان کے لئے بھی دعا کی۔ اس موقع پر دنیا بھر سے آئے افراد جن کی تعداد 500 کے لگ بھگ تھی موجود تھے۔ خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے خطاب میں سانحہ پیرس کو انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا جرم قرار دیتے ہوئے شدت پسند تنظیم کی بھرپور مذمت کی اور اپنی جماعت کے افراد کو تلقین کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جاپانی قوم تک اسلام کی اصل تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔ اس خبر کو انٹرنیٹ پر بھی پانچ دیگر ویب سائٹس نے ڈالا جن میں yahoo japan اور japan biglobe، msn japan اور goo news شامل ہیں۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی کل تعداد بھی ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

ایک اخبار ڈیلی اساہی (Daily Asahi) جس کی اشاعت اسّی لاکھ سے زائد ہے۔ اس نے یہ خبر شائع کی کہ ’’ہمارا عقیدہ ہم آہنگی ہے‘‘۔ اور پھر یہ لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد تعلیم وتربیت کے مرکز کی تعمیر سوشیما شہر میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد چار میناروں اور ایک گنبد سے آراستہ ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس میں پانچ سو نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفاتر اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ ہیں۔ یہ مسجد بلا تفریق قومیت ومذہب ہر کسی کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے گی۔ پھر یہ کہتا ہے کہ یہ وہ مذہبی جماعت ہے جس کی بنیادی تعلیمات کامل امن وآشتی پر مبنی ہیں۔ پھر کہتا ہے یہ جماعت رضا کارانہ خدمات میں بھی پیش پیش ہے۔ کُوبے، نیگاتا اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلے کے وقت نیز امسال آنے والے سیلاب کے موقع پر اس جماعت نے سب سے پہلے اپنی عملی خدمات پیش کی ہیں۔ اس خبر کو بھی مختلف ویب سائٹس نے لیا اور جس کو دیکھنے والے پچہتر لاکھ سے زائد افراد تھے۔

اسی طرح جی جی پریس نیوز ایجنسی (JiJi Press News Agency) ہے۔ یہ ایجنسی جاپان میں مختلف اخباروں اور ٹیلی ویژن چینلز کو اور رسالوں کو خبریں مہیا کرتی ہے جن کی مجموعی تعداد 75 ہے۔ اس طرح ان کی یہ خبر تقریباً پینسٹھ لاکھ لوگوں تک پہنچتی ہے۔ اس ایجنسی نے جو سرخی دی وہ یہ تھی کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر مکمل۔ امن چاہتے ہیں۔ مقامی احمدیوں کی دعا‘‘۔ پھر کہتا ہے کہ بڑھتی ہوئی اسلامی تنظیم احمدیہ مسلم جماعت کے مرکز سوشیما شہر میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ جماعت کے مطابق اس مسجد میں 500 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ برطانیہ سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام نے سانحہ پیرس کے متعلق کہا کہ یہ بہت ظالمانہ اور غیر انسانی فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ اسلام کی ترقی کے لئے ہمیں تلوار کی نہیں بلکہ اپنے اندر کی برائی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بھرپور

انداز میں شدت پسندی کی مذمّت کی۔ اور اس کے visitors کی تعداد بھی جب یہ مختلف ویب سائٹس پر ڈالا گیا اسی طرح لاکھوں میں ہے۔

اسی طرح جاپان کا ایک اخبار Mainichi Shinbun (مَائی نِچی شِمْ بُنْ) لکھتا ہے کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح ہوا۔ مسلمانوں کی ایک تنظیم جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے یہاں 20 رنومبر کو آئی چی کے صوبہ کے سوشیما شہر میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کیا۔ پھر کہتا ہے کہ انہوں نے دہشت گردی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ پھر کہتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ طاقت کے زور پر اسلام پھیلانے کا نظریہ غلطی خوردہ ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع اور انہیں پہنچنے والی تکالیف خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن رہی ہیں۔

بہرحال ان ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس میں اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا یہ پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔ دوسری طرف مُلّاں بھی اپنے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں اور اس بارے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں کہ انہوں نے غیظ و غضب کا اظہار کرنا تھا بلکہ خاص جاپان کے حوالے سے بھی آپ نے فرمایا۔ اس لئے مُلّاں کا یہ غیظ و غضب تو ہونا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ (یعنی مُلّاں) میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 25۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

2013ء میں جب مَیں نے جاپان کا دورہ کیا ہے تو اس وقت بھی پاکستان کا ایک مولوی جاپان میں گیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ کا یہ مشن تھا کہ چاہے جہاں بھی جائیں۔ سمندر پار احمدی قادیانی جائیں تبلیغ کریں تو ہم (وہاں) جا کر ان کی تبلیغ کو روکیں گے۔ اور 2013ء میں جب یہ مولوی جاپان گیا تھا تو وہاں جا کے اس نے جو تقریر کی اس نے یہ کہا تھا کہ یہ لوگ یعنی احمدی اپنے عقیدے اور مشن کے ساتھ اس قدر مخلص ہیں کہ وہ اپنی جان مال اور وقت قربان کرتے ہیں۔ اور پھر میرے بارے میں کہا کہ اس کے دورے اور جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے اب میں ہر سال جاپان آیا کروں گا اور اپنے والد کا ختم نبوت کا مشن مکمل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ تو یہ ان کی کوششیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر اُن پر الٹائے۔

آجکل ویب سائٹ پر جو خبر چل رہی ہے وہ اس دفعہ کے ''جنگ'' (اخبار) کی نہیں ہے بلکہ گزشتہ 2013ء کے بعد کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم جاپانی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ جماعت احمدیہ کیونکہ غیر مسلم تنظیم ہے اس لئے اسے جاپان میں بین (ban) کیا جائے۔ یہ تو ان کی عقل ہے۔

یہ تو نا گویا میں مسجد کے افتتاح کا قصہ تھا۔ پھر اسی طرح ٹوکیو میں بھی ایک فنکشن تھا۔ ریسپشن تھی جس میں 63 جاپانی مہمان شامل ہوئے جس میں ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ تھے۔ نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ معروف شاعر، بزنس ایڈوائزر مسٹر مارٹن تھے۔ جاپان کے دوسرے بڑے اخبار اَساہی کے چیف رپورٹر تھے۔ مشہور سیاستدان کی ایک بیٹی جو خود بھی سیاستدان ہے، گاڑیاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی کے صدر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر مسٹر اُورَانو ٹاٹ سُونو (Mr Urano Tatsunoo) صاحب کہتے ہیں کہ میں سوچتا رہا کہ آپ ہمیں کیا بتائیں گے۔ لیکن بیس منٹ کے اندر آپ نے گزشتہ تاریخ اور آئندہ آنے والے حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا ہے۔ آپ نے حقائق اور حوالوں سے بات کی۔ جنگ کے نقصانات سے آگاہ کیا اور آئندہ جنگوں سے بچنے سے متنبہ کیا۔ انتہائی مختصر وقت میں اسلام کی تعلیم بھی بتا دی۔ میرے خطاب کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب جس میں یہ سارا کچھ بیان ہوا انگریزی اور جاپانی زبان میں پورے جاپان میں پھیلانا چاہئے۔

پھر آساہی اخبار کے چیف رپورٹر نے کہا کہ اگر جماعت احمدیہ جاپان اپنی رضا کارانہ خدمات کے ذریعہ ہمارے سامنے نہ آتی تو ہم اسلام کا یہ خوبصورت چہرہ دیکھنے سے محروم رہ جاتے۔

پھر ایک دوست یوکو صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔ ہمیں وہ باتیں بتائیں جن کے متعلق ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ ہم تو امن اور سکون کے اس ماحول میں ان خطرات کا تصور بھی نہیں کر سکتے جن کا آپ نے ذکر کیا۔ جنگ کتنی تباہ کن ہوتی ہے اور ایٹمی حملے کتنے ہولناک ہیں ہمیں یہ آج پتا چلا ہے۔

پھر ایک صاحب نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما پر ایٹمی حملے کے بعد جماعت کے امام کی طرف سے مذمّتی خطاب ایک غیر معمولی بات ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے کردار واضح ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ خطاب فرمایا تھا جس کو میں نے وہاں quote کر کے ان کو بتایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو فرمایا تھا اس کا ایک حصہ میں نے وہاں بیان کیا تھا جو یہ تھا کہ ''یہ ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے (جیسی کہ جاپان میں ایٹم مار کے کی گئی تھی) خواہ حکومتوں کو ہمارا اعلان برا لگے یا اچھا''۔ (خطبات محمود جلد 26 صفحہ 315) یہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اعلان فرمایا تھا۔

پھر ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ کہتے ہیں کہ میں بدھسٹ ہوں لیکن امام جماعت کی باتیں سن کر ہماری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں۔ پھر انہوں نے ملاقات کے بعد نماز بھی پڑھی اور وہاں ہال میں بیٹھے رہے اور آبدیدہ رہے۔ 2013ء میں بھی یہ مجھے ملے تھے۔ اس وقت ایک دوست نے ان کو کہا تھا کہ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنا وجود دکھائے۔ کہنے لگے کہ میں تو خدا کا قائل ہی نہیں۔ میں دعا کیا کروں؟ لیکن آج یہی بدھسٹ پریسٹ جب دوبارہ مجھے ملے ہیں تو وہاں باقاعدہ نماز بھی پڑھی ہے اور آنکھوں میں آنسو بھی لئے بیٹھے رہے۔

ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ میں نے آج یہ سیکھا ہے کہ جو لوگ اسلام کو داعش کے ساتھ جوڑتے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔ آج جماعت کے خلیفہ نے ہمیں امن کا پیغام دیا ہے۔ آج کے دور میں دنیا امن کے خلاف چل رہی ہے اور میں امام جماعت احمدیہ کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آجکل جو ہم بم پھینکنے اور فضائی حملے کرنے کے لئے تحریکیں چلا رہے ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں اور معصوموں کی جان لینے کا باعث بن رہے ہیں۔

پھر ایک جاپانی خاتون ہارا (Hara) صاحبہ نے کہا کہ میرا اسلام کے بارے میں تاثر تھا کہ اسلام نہایت خطرناک مذہب ہے۔ لیکن آج امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ اسلام تو دراصل سب سے زیادہ امن پسند مذہب ہے اور یہ بات میرے لئے بہت حیران کن ہے۔ جب جماعت کے خلیفہ نے جاپان پر ہونے والی ایٹمی حملے کی سترہویں anniversary کا ذکر کیا تو اس سے پتا چل رہا تھا کہ ان کو دنیا کے حالات سے بخوبی آگاہی ہے اور خلیفہ کی لوگوں کے لئے ہمدردی اور پیار قابل ستائش ہے۔

پھر ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ آج کی تقریر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اسلام احمدیت نہایت زبردست اور امن پسند مذہب ہے۔ اکثر جاپانی لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسلام برا مذہب ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ صرف امن ہیں۔ خلیفہ کا کہنا کہ آج سے سَتّر برس پہلے جو غلطیاں ہوئی تھیں انہیں دہرانا نہیں چاہئے۔ جو بھی انہوں نے کہا بڑا سچ کہا اور حقیقت پر مبنی تھا۔

پھر ایک جاپانی دوست نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا۔ کہتے ہیں کہ آج جماعت کے خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے پتا لگا کہ ISIS اور اصل مسلمانوں میں کس قدر فرق ہے۔ میرے دل میں جو بھی خدشات یا پریشانیاں تھیں وہ سب دُور ہو گئیں اور جو انہوں نے کہا بالکل حق کہا کہ ہم تیسری عالمی جنگ کی طرف جا رہے ہیں اور خلیفہ نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اس جنگ کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک خاتون کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ اسلام کو برائی کے ساتھ جوڑتے ہیں لیکن آج مجھے پتا چلا کہ اسلام تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ اسلام تو ایک ایسا مذہب ہے جو امن کو فروغ دیتا ہے۔ کہتی ہیں کہ میری عمر اتنی زیادہ نہیں اس لئے میں دوسری جنگ عظیم کے بارے میں تو زیادہ نہیں جانتی لیکن امام جماعت احمدیہ نے ہماری قوم کے ساتھ جس ہمدردی اور پیار کا اظہار کیا ہے اس کو سراہتی ہوں۔

پھر ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ آج جماعت کے خلیفہ کے خطاب میں ہم سب کے لئے ایک نہایت اہم پیغام تھا اور پیغام یہ تھا کہ اس دَور میں جو اسلحہ اور بم ہیں وہ گزشتہ دَور کی نسبت کہیں زیادہ خطرناک اور مہلک ہیں۔ خلیفہ کا کہنا تھا کہ یہ وقت ایک دوسرے کو انگیخت کرنے کا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے لئے محبت کے اظہار کا ہے اور یہ وقت یکجہتی پیدا کرنے کا ہے۔ خلیفہ نے بالخصوص ہم جاپانیوں کو ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ ہمیں علم ہے کہ جنگ کی تباہ کاریاں کیا ہوتی ہیں۔ خلیفہ نے کہا کہ جاپان کو چاہئے کہ وہ اپنی تاریخ سامنے رکھتے ہوئے ہر قسم کے فساد کی روک تھام کے لئے سب سے آگے کھڑا ہو۔

پھر اسی طرح ایک دوست نے اپنے جذبات کا، تاثرات کا اظہار (اس طرح) کیا کہ آپ جاپانیوں کو امن کی تعلیم اور اسلام کی سچائی کی طرف بلانے کے لئے آئے ہیں۔ عام طور پر ہمیں مسلمانوں سے ملنے کا اتنا اتفاق نہیں ہوتا لیکن مَیں اس بات پر فخر محسوس کر رہا ہوں کہ آج میں مسلمانوں کے ایک لیڈر سے ملا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ جنگ کب ہوگی۔ میں سمجھتا تھا کہ جنگ ہو کر رہے گی۔ لیکن اب میرا خیال ہے کہ ہم اس جنگ کو روک سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں خلیفہ کی باتوں پر عمل کرنا پڑے گا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ کہنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ اسلام کی سچی تعلیم جیسے خلیفہ پیش کر رہے ہیں یہ ہمارے ملک کے لئے بہتر ہے۔

ایک جرنلسٹ نے کہا کہ یہ پیغام دراصل امن کا پیغام ہے۔ آپ نے امن قائم کرنے اور جنگ روکنے کے لئے جاپان کو اپنا کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہی وقت کی ضرورت ہے۔ میں اس بات کی بہت قدر کرتا ہوں کہ آپ ہمارا درد محسوس کرتے ہیں جو ایٹمی حملوں سے ہم نے سہا۔

ایک جاپانی مسلمان دوست اسماعیل ہیرانو (Hirano) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں لیکن کسی مسلمان عالم کے منہ سے ایسی بات نہیں سنی۔ تاریخ ہو یا جنگ کی تباہ کاریاں آپ نے سب کچھ بیان کر دیا۔ میں قرآن پڑھتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں وہ ساری باتیں نہیں جانتا جو آپ نے بیان کیں۔ پھر کہتا ہے کہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات سے اسلامی تعلیم بیان کی اور یہ حوالہ جات ایسے ہی نہیں بلکہ حقائق پر مبنی تھے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ خلیفہ اسلام کی نمائندگی نہیں کر رہے بلکہ خلیفہ جماعت احمدیہ نے جو بھی بیان کیا وہ

کلام الامام

''خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی

محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے۔''

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 263)

طالب دُعا: طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

قرآن کریم کے حوالہ جات کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ اصل اسلام یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں اسلام کی اس قدر خوبصورت تفصیل نہیں جانی تھی۔ کہتے ہیں کہ پہلے کبھی تیسری عالمی جنگ کے بارے میں نہیں سوچا تھا لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تیسری عالمی جنگ دنیا کے لئے واقعی ایک خطرہ ہے اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے میں خلیفۃ المسیح کا شکر گزار ہوں۔

گاڑیاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی کے صدر تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی ساری باتیں ساری دنیا کے لئے راہ عمل ہیں۔

پھر ایک دوست جو بزنس ایڈوائزر ہیں اور شاعر بھی ہیں۔ انہوں نے امن اور محبت کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی۔ تو مجھے بھی وہ ملے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے کتاب میں لکھا تھا آپ نے آج اس پر مہر لگا دی ہے۔

اسی طرح بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ تو ایک طرف تو ہمارا پیغام سننے والے یہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں امن کا مذہب ہے اور دوسری طرف ہمارے یہاں کے بعض مغربی سیاستدان ہیں جو اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام کی تعلیم میں کوئی نہ کوئی شدت پسندی کی بات ہے جو مسلمان اسی وجہ سے شدت پسند ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ کتنے فیصد مسلمان ہیں جو ان شدت پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے۔ یہ سیاستدان چاہے یہاں یوکے کے ہوں یا کہیں اور کے یہ لوگ امن پسند مسلمانوں کو بھی اپنے خلاف کر لیں گے اور پھر فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے مغربی سیاستدانوں کو جن کے نظریات اسلام کے متعلق یہ ہیں کہ اس میں سختی ہے اور شدت پسندی ہے ان کو غور کرنا چاہئے اور بلا سوچے سمجھے بیانات جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وہ احمدی جن کے ان لوگوں سے تعلقات ہیں انہیں ان کو سمجھانا چاہئے کہ اس وقت دنیا کے لئے اور دنیا کے امن کے لئے حکمت اور دانائی سے بات کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے بیانات نہ دیں جس سے دنیا میں فساد پھیلے۔ اللہ کرے کہ ان لوگوں کو عقل بھی آ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے افتتاح اور دورے کے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ وہ اس مسجد کی وجہ سے جو وسیع تعارف ہوا ہے اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں وہ ان پر پورا اترنے کی کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔

مولویوں کے جو کینے اور بغض ہیں جیسا کہ میں نے بیان بھی کیا ان کے اظہار پاکستان میں تو وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ جماعت کی ترقی دیکھ کر ان کی حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔

یہاں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے جہلم میں بھی ہوا جہاں احمدی مالکان جو چِپ بورڈ فیکٹری کے تھے ان کی فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہرحال مالی نقصان تو ہوا۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ اس طرح یہ احمدیت کو ختم کر سکتے ہیں۔ احمدیوں کے جذبہ ایمانی کو چھین سکتے ہیں۔ ان کو احمدیت سے دور کر سکتے ہیں۔ ان آگیں لگانے والوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بتا دیا ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ نہیں کریں گے تو ان کے لئے جہنم کی آگ اور آگ کا عذاب مقدر ہے۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے تو ان کڑے حالات میں جب ایسے سخت حالات ہوں ان کا ایمان کم ہونے یا ختم ہونے کی بجائے بڑھتا ہے۔ 74ء میں بھی ان لوگوں نے آگیں لگائیں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن آگیں لگانے والوں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے والوں کی کوئی بھی خواہشات پوری نہیں ہو سکیں۔ ہم نے دیکھا کہ جو ان کے دلوں میں تھا وہ ان کے دلوں کی حسرتیں رہ گئیں۔ احمدیوں کو کشکول پکڑوانے والوں کو ہم نے بھیک مانگتے دیکھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلوک جماعت سے ہوتا ہے۔ پس یہ ابتلا ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔ مالی نقصان اگر ہوا تو خدا تعالیٰ پورا کر دیتا ہے۔ یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں۔ بیشمار احمدی ہیں جو ان ابتلاؤں میں گزرے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ اگر ان مالکان کا نقصان ہوا تو یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا۔ یہ فیکٹری جو چِپ بورڈ فیکٹری تھی یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک تھی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح ایسے نقصانات پر ایک مومن کا اظہار ہونا چاہئے وہ اظہار ان لوگوں نے کیا اور شکر کے کلمات ہی ان کے منہ سے نکلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے احمدی کارکنان کی جان مال کو بھی محفوظ رکھا اور انہیں بھی بچایا اور عورتوں اور بچوں کو بھی بچایا۔ ان کی عزتیں بھی محفوظ رکھیں۔ مرزا نصیر احمد طارق جو مرزا منیر احمد صاحب کے بڑے بیٹے ہیں اس فیکٹری کے سربراہ تھے۔ وہیں اس کے اندر ہی رہتے تھے۔ اسی طرح ان کا بیٹا بھی جو فیکٹری میں کام کرتا ہے اس کا گھر بھی فیکٹری کے اندر تھا۔ بیٹا تو حملہ آوروں کے آنے سے ایک گھنٹہ پہلے اپنی بیوی کے علاج کے سلسلے میں لاہور کے لئے نکل گیا تھا اس لئے وہ وہاں موجود نہیں تھا لیکن مرزا نصیر احمد صاحب اور ان کی بیوی گھر پر تھے۔ جب بلوائیوں نے گھیراؤ اور جلاؤ کا سلسلہ شروع کیا تو ان کے گھر پر بھی حملہ کر دیا اور گھروں کے دروازے کھڑکیاں توڑ کر اندر آ گئے۔ اردگرد آگ لگا دی لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے بچانا تھا۔ اس موقع پر اس وقت پولیس پہنچ گئی جس نے ان حملہ آوروں کو تو نہیں روکا لیکن بہرحال ان کو کسی طریقے سے پچھلے دروازوں سے گھر سے نکال دیا اور پھر فیکٹری کی چاردیواری سے باہر نکال کر جنگل میں کافی دیر یہ لوگ چلتے رہے اور ایک جگہ پہنچ کر پھر سواری ملی جہاں سے یہ محفوظ جگہ پہنچے۔ اسی طرح بہت سارے احمدی ورکر بھی جو تھے وہ بھی ادھر ادھر جنگل میں چھپتے رہے۔ ان کو بھی کسی طرح ڈھونڈ کر بعد میں خدام نے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ان کے گیٹ کے ایک سیکیورٹی انچارج تھے۔ قمر احمد ان کا نام ہے۔ ان کو پولیس نے گرفتار بھی کر لیا۔ وہ جیل میں ہیں۔ ان پر دفعہ بھی بڑی سخت لگائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کا بھی سامان فرمائے اور منصفوں کو بھی توفیق دے کہ وہ انصاف کرنے والے ہوں۔ اسی طرح مرزا نصیر احمد کو بھی پولیس نے ایک طرح سے house arrest کیا ہوا تھا اور بعد میں مچلکہ بھروا کر کہ کہیں نہیں جاؤں گا اور جب پولیس آئے گی تو میں آ جاؤں گا۔ پھر پولیس کا پہرہ ان سے ہٹایا گیا۔ گویا کہ حملہ آوروں کو تو کھلی چھٹی دی گئی اور جن پر حملہ ہوا وہ سارے مجرم بن گئے۔ مرزا نصیر احمد صاحب امیر ضلع جہلم بھی ہیں۔ جس طرح حملہ ہوا اس سے لگتا ہے کہ یہ پہلے پلان تھا کیونکہ امیر ہونے کی حیثیت سے بعض ایسے exposure بھی ہوتے ہیں، کام کروانے ہوتے ہیں جو انہوں نے کروائے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہم امیر کو پکڑ لیں تو باقی سب احمدی خود بخود شاید دوڑ جائیں۔ بہرحال یہ ان کا پلان پہلے سے تھا۔ فیکٹری کے اندر تو کسی کو پتا نہیں چلا کہ کیا ہو رہا ہے اور ان کو تو وہاں سے جان بچا کر بھاگنا اور نکلنا بھی مشکل ہو گیا لیکن حملہ آوروں نے بلڈوزروں کا انتظام بھی کر لیا۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی اکٹھے کر لئے۔ آگ لگانے کا سامان بھی لے آئے اور کافی دیر تک وہاں جمع ہوتے رہے۔ لیکن پولیس نہیں آئی اور پولیس آئی بھی یا قانون نافذ کرنے والے دوسرے ادارے بھی آئے تو بہت دیر سے جب آگ لگ چکی تھی۔ بہرحال یہ بھی ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ایک دو لوگوں کو بشمول مالک کے پولیس نے نکلوایا اور بلوائیوں سے بچا کر لے گئے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی بہو نے مجھے لکھا ہے اور ان کی یہ بہو بھی وہیں فیکٹری میں رہتی تھیں۔ کہتی ہیں کہ قمر صاحب جن پر یہ مقدمہ چلایا گیا ہے اور توہین قرآن کی دفعہ لگائی گئی ہے مَیں ان کی اہلیہ کو ملنے گئی تو حیران رہ گئی کہ قمر صاحب کی اہلیہ اس طرح مسکرا کر مل رہی تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں حالانکہ ان کے خاوند پر جیسا کہ میں نے کہا بڑی سخت دفعہ لگی ہوئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ اور صبر کو بڑھائے اور دشمنوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی اہلیہ اور بہو اور ان کے بچوں نے بھی جو صبر اور شکر کا اظہار کیا ہے وہ بھی قابل قدر ہے۔ مجھے فکر تھی کہ ایسے حالات میں ان میں سے کسی کے منہ سے کوئی ناشکری کا کلمہ نہ نکل جائے لیکن ان کی بہو کے خط سے، بیٹے کے خط سے اور مرزا نصیر احمد صاحب سے میں نے خود بھی بات کی اور اسی طرح ان کے مختلف قریبیوں اور عزیزوں کے خطوط جو مجھے ملے ہیں ان سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور کامل رضا کا اظہار کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خونی رشتہ ہونے کا بھی اس صبر اور شکر کے ادا کرنے سے نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ مال تو آنی جانی چیز ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جس خدا نے پہلے دیا تھا وہ اب بھی دے گا اور انشاء اللہ بڑھ کے دے سکتا ہے اور بڑھ کے دے گا۔

اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمات سے بھی ان سب کو بری کرے اور خاص طور پر قمر صاحب کو جو سیکیورٹی گیٹ کے انچارج تھے جن پر توہین قرآن کی جیسا کہ میں نے کہا بڑی سخت دفعہ لگائی گئی ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ قرآن کریم کی عزت و تکریم کا اگر کسی کو احساس ہے تو وہ احمدی کو ہے۔

بہرحال ایک لحاظ سے خوش آئند بات بھی ہے کہ اس دفعہ پاکستان میں یہ تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض غیر از جماعت نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور ایک ٹی وی پروگرام ہوا جس میں وہاں کے ڈی پی او اور سیاستدانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ انصاف کریں گے اور مجرموں کو پکڑیں گے۔ پروگرام کرنے والوں نے بھی جو کمپیئر تھا یا جو پروگرام کنڈکٹ (conduct) کر رہا تھا اس نے بھی اس ظلم کے خلاف کھل کر بات کی ہے۔

اسی طرح اس فیکٹری کو آگ لگانے کے بعد انہوں نے ہماری دو چھوٹی جماعتیں کالا گوجراں اور محمود آباد ہیں وہاں بھی مسجدوں پر حملہ کیا۔ ایک مسجد تو سِیل کر دی گئی ہے۔ پہلے مولویوں نے مسجد پہ حملہ کیا پھر مسجد کی صفیں اور سامان باہر نکال کے اس کو آگ لگائی اور پھر اس کے بعد دھویا اور جا کر وہاں نماز پڑھی۔ لیکن بہرحال بعد میں پولیس نے یا ایلیٹ فورس نے ان کو باہر نکال دیا اور وہاں تالا لگا دیا۔ فی الحال ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ لیکن بہرحال یہ دو جماعتیں جو ہیں یہ بھی کافی خطرے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علاقے کے سب احمدیوں کو وہاں محفوظ رکھے۔ اللہ کرے کہ پاکستان میں بھی انصاف قائم ہو اور ان مزدوروں کو بھی جو وہاں فیکٹری میں کام کرتے تھے جن کا روزگار اب ختم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر روزگار کے سامان مہیا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)

09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES

SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES

Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جاپان، نومبر 2015

بچوں اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ مختلف موضوعات پر بچوں کی تقاریر

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ بچیوں کی دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ حضور انور ایدہ اللہ کی نہایت اہم پُرشفقت ہدایات۔ تقریب آمین

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 19 نومبر 2015 کی مصروفیات

19 نومبر 2015 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے صبح پانچ بجکر 10 منٹ پر ہوٹل سے روانہ ہوئے اور قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد ساڑھے پانچ بجے ''مسجد بیت الاحد'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اتنا ہی سفر طے کر کے سوا چھ بجے واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق تین بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد تین بجکر 50 منٹ پر مسجد بیت الاحد تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ چلڈرن کلاس کا پروگرام تھا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

حضور انور کے ساتھ بچوں کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم خواجہ حیات نے کی۔ پروگرام میں تلاوت کا ترجمہ نہیں رکھا گیا تھا۔ اس پر حضور انور نے منتظمین کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تلاوت کا ترجمہ ضروری ہوتا ہے۔ اگر یہ بچے جاپانی زبان جانتے ہیں تو پھر جاپانی میں ترجمہ کر دیتے۔ ان کو عربی زبان تو نہیں آتی کہ یہ ان آیات کا ترجمہ سمجھ لیتے اس لئے ترجمہ ضروری ہوتا ہے۔

❁ اس کے بعد عزیزم نوید احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔ حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اُس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنۃ اَوْ سیّئۃ)

❁ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے

میں سے چند منتخبہ اشعار عزیزم یاسر جنود نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

❁ اس کے بعد عزیزم مرزا معظم بیگ نے ''جاپان کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام'' پیش کیا۔

1904ء میں جاپان اور روس کے مابین ایک مشہور جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ کو The Russo- Japanese War کہا جاتا ہے۔ یہ لڑائی ابھی شروع ہی ہوئی تھی اور روس کے خلاف جاپان نے کوئی میدان نہیں مارا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا: ''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''۔ ''مشرقی طاقت'' کے الہامی الفاظ کے عین مطابق اس جنگ کے نتیجہ میں دنیا کے انتہائی مشرق میں واقع ارض مشرق کہلانے والا ملک جاپان دنیا کے نقشہ پر ایک زبردست طاقت بن کر ابھرا۔ اس کے مقابل نہ صرف یہ کہ روس گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا اور اندرونی شکست و ریخت کا شکار ہو گیا بلکہ جاپان نے کوریا پر قبضہ جما لیا اور اس طرح ''کوریا کی نازک حالت'' والے الہامی الفاظ بھی بعینہٖ پورے ہوئے۔ 5 ستمبر 1905ء تک جاری رہنے والی اس جنگ کے اثرات روس کے لئے اس قدر گہرے ثابت ہوئے کہ پہلے 1905ء کا انقلاب روس برپا ہوا اور بالآخر 1917ء میں زارِ روس کی حالت زار کا نظارہ بھی دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ روس میں پھوٹنے والے ان دونوں انقلابات کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحال زار

یہ جنگ ایسی ہولناک اور خونخوار تھی کہ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کی طرف سے برپا مخالفت کو اس جنگ سے تشبیہ دی۔ آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یا ربّ سخت ہے یہ کارزار
اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 149)

تقریر کے بہت سے الفاظ اور جملوں کی ادائیگی صحیح نہیں تھی۔ اس پر حضور انور نے انتظامیہ کو توجہ دلائی کہ صحیح طرح تیاری کروانی تھی۔ یہ انچارج کلاس کی ذمہ داری تھی کہ وہ صحیح طرح تیاری کرواتے۔

اس کے بعد ''جاپان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات'' عزیزم مرتاض احمد رضی نے پیش کئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر چہارم۔ صفحہ 351۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 21 صفحہ 2 مورخہ 24 اگست 1905ء)

پھر آپ نے فرمایا: ''جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 373)

مولویوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 481-480)

ایک موقع پر آپ نے جاپانیوں کے لئے اسلام کے بارہ میں مضمون لکھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے۔ ان کی آواز بڑی بارُعب اور زبردست ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 235-234)

پھر آپ نے فرمایا:

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 371 بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 26 صفحہ 4 مورخہ 29 ستمبر 1905ء)

مزید فرمایا:

''اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔''

ایک موقع پر جاپان کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ: ''اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 297 تا 299۔ بحوالہ بدر جلد 1 نمبر 13 صفحہ 2 مورخہ 29 جون 1905ء)

❁ بعد ازاں عزیزم مصور احمد نے ''جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا کردار'' پر ایک تحریر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد 1951ء میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جاپان کے مستقبل کا فیصلہ کیا گیا اس موقع پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اپنے ملک پاکستان کی طرف سے جاپان کے ذمہ تاوان کی رقم بھی معاف کر دی اور ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ آپ کے اس خطاب کا ذکر کرتے ہوئے ٹوکیو میں پاکستان کے سابق سفیر لکھتے ہیں:

''ظفر اللہ خان نے جو پاکستان کی قیادت کر رہے تھے، پُرجوش الفاظ میں جاپان کے لئے تقریر کی جس میں انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کی مثالیں دیتے ہوئے ایک فاتح کے مفتوح سے ہمدردانہ سلوک کی لاثانی مثال بتایا فصاحت کے اس نمونہ سے چند الفاظ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اب یہ تقریر تقریباً نایاب ہو گئی ہے۔ ظفر اللہ خان نے کہا: ''سوائے اس ایک تابندہ اور شاندار مثال کے جس نے عرصہ دراز تک مسلمانوں میں روایت قائم کر دی تھی تاریخ شاید ہی ایسی کوئی گواہی پیش کرتی ہے جس میں فاتح نے مفتوح سے بڑی فیاضی کے جذبے کے تحت ایسا شاندار سلوک کیا

ہو (جس کی) نہایت نمایاں مثال فتح مکہ تھی۔ جسے ہوئے اب تیرہ سو سال ہو گئے ہیں مگر اس کی چمک دمک آج تک ماند نہیں پڑی۔ صلح مکہ نے بیس سال کے خون کے پیاسے دشمنوں کو ایک دوسرے کا دوست اور برادری بنا دیا۔ (اس کے برعکس) ہمیں جو صلح دی جاتی ہے اس سے خرابیوں اور تباہیوں کا ایک سلسلہ پیدا ہوتا ہے۔ جن کے اس قسم کی صلح سے بیج بوئے جاتے ہیں۔''

(سفیر اور سفارتکاری۔ ایک دور کی کہانی از ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی۔ پیراماؤنٹ پبلشنگ کراچی)

❁ اس کے بعد عزیزم صبور احمد نے ''تیسری عالمگیر جنگ کے خطرات اور جاپانی قوم کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر درج ذیل مضمون پیش کیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء میں اپنے دورہ جاپان کے دوران ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''جاپانی قوم دوسری جنگ عظیم کے اثرات کو اچھی طرح محسوس کر چکی ہے۔ اس لئے تیسری جنگ عظیم کے خطرات کو زیادہ مناسب انداز میں سمجھ سکتی ہے۔ میں جاپانی قوم سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ آگے آئیں اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم کے خطرات سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں''

(استقبالیہ سے خطاب۔ مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک پُر ہجوم استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے جاپانی قوم اور لیڈروں کو نصیحت فرمائی کہ:

''جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ آپ لوگ جدید دور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔''

(جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں سے خطاب۔ مؤرخہ 9 نومبر 2013ء بمقام ناگویا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''آپ ایسی قوم ہیں جو دوسری جنگ عظیم سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اب تیسری جنگ عظیم کو روکنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ ہم احمدی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت دنیا کو ہلاکت سے بچا لے۔ لوگوں کو عقل دے اور لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ آمین''

(استقبالیہ سے خطاب۔ مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

❁ بعد ازاں عزیزم حارث ریو احمد نے ''جنگ عظیم دوم کے بعد ایک کانفرنس کے لئے بھجوائی گئی حضرت مصلح موعودؓ کی دعا'' پڑھ کر سنائی۔

جنگ عظیم دوم میں شکست کے بعد جاپانی معاشرہ میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں اس کے نتیجہ میں بین الاقوامی تعلقات اور دیگر مذاہب و معاشروں کو سمجھنے کی شعوری کوششیں شروع ہوئیں۔ 1950ء کی دہائی سے جاپان کے مختلف شہروں میں مذہبی ہم آہنگی کے بارہ میں بین الاقوامی مکالمہ کا آغاز ہوا۔ اس طرح کی ایک ابتدائی کاوش کے موقع پر ہی جاپان میں منعقد ہونے والی مذہبی کانفرنسوں اور حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ کے مابین تعلق کی ابتداء ہوئی۔ 1952ء میں ایسی ہی ایک کانفرنس کے میزبان نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اس کانفرنس کے لئے پیغام بھجوانے کے لئے عرض کی۔ حضور نے اس موقع پر یہ دعائیہ پیغام ارشاد فرمایا:

''اے خدا ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ ایسا رستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضا مندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے بن جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور تو ہمیں اس بات سے بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں جو تیری طرف لے جاتے ہیں۔''

(روزنامہ الفضل 9 جولائی 1952ء)

اس کے بعد آخر پر عزیزم نجیب اللہ ایاز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاپان تشریف آوری کے موقع پر لکھا گیا ترانہ پیش کیا۔

مرحبا اے شہ قادیاں مرحبا
ارض جاپان ہے شاداں مرحبا

چار بجکر 45 منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

تقریب آمین

اس کے بعد تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی: عزیزم خواجہ حیات، عزیزم نوید احمد اور عزیزم سبحان سہیل۔

تقریب آمین کے بعد چار بج کر پچاس منٹ پر بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس کلاس میں جاپانی خواتین بھی شامل ہوئیں۔

حضور انور کے ساتھ بچیوں کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طاہرہ شنوبو صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ ماریہ جنود نے پیش کیا۔ بعد ازاں بچیوں کے ایک گروپ نے درود شریف پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ دریہ ظفر نے مساجد کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشادات پیش کئے:

❁ حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے بیان کیا کہ آپؐ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور یہ کہ ہم ان کو عمدہ تعمیر کریں اور ان کو پاک وصاف رکھیں۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ کی مساجد وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔''

❁ اس کے بعد عزیزہ پروین عصمت اللہ نے ''جاپان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات'' پیش کئے۔

جاپان میں اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پُر جوش خواہش کی تکمیل کے لئے خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی کیفیات کا اندازہ ان ارشادات سے ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تحریک جدید کا پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں کم از کم ایک آدمی ایسا کھڑا کر دیں جو اسلام کے جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھے اور اس کے پھریرے کو ہوا میں لہراتا رہے ...... جاپان میں ایک ہندوستانی اسلامی جھنڈے کو نہ لہرا رہا ہو بلکہ چند جاپانی اسلامی جھنڈے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے ہوں۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل۔ اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1939ء)

ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا کہ:

''جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے۔ اگر ہم وہاں مشن کھول دیں اور خدا کرے، وہاں ہماری جماعت قائم ہو جائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد سوم صفحہ 406۔ اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1954ء)

❁ بعد ازاں عزیزہ طاہرہ شوکت نے ''مسجد بیت الاحد جاپان'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء کے دورہ جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کا ارشاد فرمایا اور مسجد کمیٹی کا تقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوسرے دورۂ جاپان کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جاپان میں مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ عطا فرما دی۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے دوران جاپان میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔...... جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا حق بھی ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔ آپ کی بیعت میں آ کر ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء بمقام ناگویا جاپان)

آج ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز اور اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ اُس نے ہمیں یہ مبارک دن دکھایا ہے۔

''یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی''

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی مسجد بنے اُس کی خالص بنیاد تقویٰ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اُس خدا کو سب طاقتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اُسی کے ہو جائیں اور اُسی کے حکم کے مطابق و موافق مسجدوں کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ دنیا میں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں

اللہ کرے وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں اسلام اور احمدیت کی فتح اب اِن مسجدوں کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور مسجدوں کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔‘‘

اس کے بعد عزیزہ فائزہ انیس نے ترانہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

بچیوں کے سوالات کے جواب

☆ ایک عزیزہ نے سوال کیا کہ آجکل جو مختلف دہشتگرد دنیا میں کام کر رہے ہیں کیا یہ مسلمان ہیں۔ میری یونیورسٹی میں بچیاں مجھ سے پوچھتی ہیں کہ کیا ہم بھی ایسے ہی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے پھر بادشاہت آئے گی پھر اس سے آگے جابر بادشاہت ہوگی۔ شدّت پسند بادشاہت ہوگی۔ ایذا رساں حکومتیں ہوں گی اور اندھیرا زمانہ آئے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوّت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس آخری زمانے میں مسلمان کہلانے والے بگڑ جائیں گے۔ اسلام کی تعلیم کو بھلا بیٹھیں گے۔ جب یہ حالت ہوگی تو اس وقت مسلمانوں کو پھر سدھارنے کے لئے ان کی ہدایت اور اصلاح کے لئے امام مہدی آئے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور ہم نے آپ کو مان لیا اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ ہی وہ مسیح اور مہدیؑ ہیں جن کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ پس آپؑ نے اس بگڑی ہوئی تعلیم کو ٹھیک کیا اور غلط کاموں کی اصلاح کی۔ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا جبکہ دوسرے مسلمانوں نے قبول نہیں کیا اس لئے دوسرے مسلمانوں کی طرح ہم بگڑے ہوئے مسلمان نہیں ہیں۔ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور یہ سچّی اور حقیقی تعلیم امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔ آجکل اسلامی جہاد کے نام پر جو لڑائی، قتل و غارت اور خونریزی کی جارہی ہے یہ ہرگز کوئی اسلامی جہاد نہیں ہے۔ جب تک تمہارے مذہب کو ختم کرنے کے لئے تم سے کوئی جنگ نہیں کررہا تو تمہیں تلوار اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج جو مخالف ہے وہ اسلام پر میڈیا اور لٹریچر کے ذریعہ حملہ آور ہے تو ہم نے بھی اس کا جواب میڈیا کے ذریعہ اور لٹریچر کے ذریعہ دینا ہے۔ آج قلم کا جہاد ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جب یہ مسلمان بگڑ جائیں گے اور اسلامی تعلیم کو بھلا بیٹھیں گے۔ اسلامی تعلیم تو قرآن کریم میں کھلے طور پر درج ہے، وہ تو موجود ہوگی لیکن اس کو سمجھانے والے، اس کو بتانے والے جو علماء ہیں، وہ بگڑ چکے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھ کر ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ پس ہم ہرگز ان بگڑے ہوئے مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ ہم ان میں سے ہیں جو امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے اور ہم اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے تعارف، اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم پر مشتمل چھوٹے چھوٹے بروشر ساتھ رکھا کرو اور جن سے بات ہو ان کو ساتھ ساتھ دے دیا کرو۔ تم اردو اور جاپانی دونوں زبانیں جانتی ہو اور یونیورسٹی، کالج میں پڑھتی ہو اس لئے جو پمفلٹس وغیرہ ہیں ان کا ترجمہ کیا کرو۔

☆ ایک عزیزہ نے سوال کیا کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتی ہوں تو میں کس کتاب کا ترجمہ کروں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں پر مبلغ انچارج ہیں، اشاعت کمیٹی ہے، ان سے پتہ کرو، کوئی چھوٹی کتاب لے لو اور ترجمہ کرو۔ وہ مجھ سے منظوری لے لیں گے اور تمہیں بتا دیں گے۔ اس طرح میں یہاں بیٹھ کر نہیں بتا سکتا۔ ہوسکتا ہے کہ میں تمہیں کوئی کتاب بتاؤں اور اس کا پہلے ہی ترجمہ ہو رہا ہو۔ اس لئے لکھ کر بھیجو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ایک صفحہ کا ترجمہ کرکے ایک نمونہ بھجواؤ۔ یہ نمونہ ربوہ جاپانی ڈیسک کو بھجوائیں گے۔ وہ اس کی کوالٹی اور معیار چیک کریں گے۔ اگر کوالٹی اچھی ہوئی تو پھر ان سے پوچھوں گا کہ کونسی کتاب کا ترجمہ کروانا ہے؟

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ ہم سکول جاتے ہیں اور حجاب لیتے ہیں۔ اپنے ٹیچرز کو لٹریچر دیتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہمارا مذاق اڑاتے ہیں تو ہم اس کا کیا جواب دیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ مذاق اڑاتے ہیں تو اُڑانے دو۔ نبیوں کا مذاق اڑایا گیا۔ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہنستے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی خاطر اپنے رشتہ داروں کو دعوت دی اور فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے لشکر ہے تو مان لوگے؟ اس پر لوگوں نے کہا: ہم ضرور مانیں گے کیونکہ آپؐ نے ہمیشہ سچ بولا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں توحید کا پیغام دیا کہ تمہارا ایک خدا ہے، تم اس ایک خدا کی عبادت کرو۔ تو اس پر لوگ بجائے قبول کرنے کے آپؐ پر ہنسنے لگے تو نبیوں کا بھی مذاق اڑایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں ہمارے مخالفین احمدیوں پر ظلم کرتے ہوئے آگ لگا رہے ہیں، سامان جلا رہے ہیں اور مار دھاڑ کر رہے ہیں اور ساتھ مذاق اڑاتے ہیں کہ اپنے نبی کو مدد کے لئے بلالو۔ تو مذاق تو ہر جگہ اُڑایا جارہا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام جب اللہ کے حکم پر کشتی بنا رہے تھے تو آپ کے مخالفین آپ کے پاس سے گزرتے تھے اور مذاق اڑاتے تھے کہ نہ پانی ہے، نہ کوئی دریا ہے، نہ کوئی سمندر ہے اور کشتی بنائی جارہی ہے۔ تو حضرت نوحؑ نے انہیں جواب دیا کہ آج تم ہم پر ہنس رہے ہو۔ ایک دن آئے گا کہ ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جب بالآخر الٰہی جماعتیں غالب آتی ہیں تو پھر یہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے یہی کہا کرتے ہیں کہ ہم تو ویسے ہی مذاق اڑایا کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ مذاق اڑانے والے ایک دن، سب ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ میں واقفۂ نَو ہوں اور ایئرپورٹ پر امیگریشن کے شعبہ میں کام کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں وہاں کام کر سکتی ہوں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ تم وقفِ نو ہو تو ڈاکٹر بنو، ٹیچر بنو، ریسرچ میں جاؤ، کوئی زبان سیکھو تا کہ ترجمہ کا کام کرسکو۔ تم بہت اچھے کام کرسکتی ہو، ایئرپورٹ پر کیا کروگی۔ پاسپورٹس پر مہریں لگاؤ گی۔ تو یہ کام کوئی میٹرک پاس بھی کرسکتا ہے۔ مہریں لگا سکتا ہے۔ تم کوئی بڑے کام کرو۔ تمہارا پڑھنے کو دل چاہتا ہے تو پھر ڈاکٹر بنو، ٹیچر بنو، پروفیسر بنو، سائنٹسٹ بنو۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب ہم جاپانیوں کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ ہم کو اچھا سمجھتے ہیں، ہماری تعلیم کو اچھا سمجھتے ہیں لیکن وہ اپنی زندگی اور اپنے کلچر کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ کسی کو زبردستی لے کر آنا تمہارا کام نہیں۔ دلوں کو بدلنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے صرف پیغام پہنچانا ہے۔ تم مستقل مزاجی کے ساتھ تبلیغ کرتی رہو۔ پیغام پہنچاتی رہو اور رابطہ رکھو۔ ایک وقت آتا ہے کہ خدا تعالیٰ دل کھول دیتا ہے۔ پس تم صبر، حوصلہ سے پیغام پہنچاتی رہو اور لوگوں کو اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ان لوگوں میں بھی مذہب سے لگاؤ نہیں رہا۔ بعض تو خدا کو بھی نہیں مانتے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ’’لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ‘‘ کہ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔ لیکن آگے خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ ’’اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ‘‘ کہ ایک دن آئے گا کہ تم کو فتح ملے گی۔ پس تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ایک جنریشن کی عمر ساٹھ، ستر سال تو کچھ نہیں ہوتی۔ قوموں کی زندگیاں لمبی ہوتی ہیں۔ ہماری زندگیوں میں نہیں تو اگلی نسلوں کی زندگیوں میں، ان لوگوں میں تبدیلی آئے گی اور یہ قبول کریں گے۔

ابھی یہ حال ہے کہ لوگ اپنا مذہب چھوڑ رہے ہیں۔ بدھ ازم چھوڑ گئے، عیسائی عیسائیت چھوڑ گئے، عیسائی امریکہ میں اپنے چرچ بیچ رہے ہیں۔ ہم انہیں خرید کر مسجد بنا رہے ہیں۔ اب جو ان کا شنٹو ازم مذہب ہے وہ یہی ہے کہ وہاں شرائن میں جاکر پیسے ڈال دو۔ نہ کوئی عبادت کرنی ہے، نہ کوئی تکلیف برداشت کرنی ہے، نہ کوئی مجاہدہ ہے۔ پس انہوں نے کئی خدا بنائے ہوئے ہیں۔ بارش کا خدا ہے، پانی کا خدا ہے، پھولوں کا خدا ہے، پہاڑوں کا خدا ہے۔ بس یہ سارا دن صبح و شام اپنے کام میں مگن ہیں۔ کسی عبادت کا کوئی تصوّر نہیں ہے۔ اپنی دنیوی زندگی میں اس طرح غرق ہیں کہ تمہاری باتیں اور تبلیغ سننے کے لئے ان کے پاس کوئی وقت نہیں ہے۔ ایسی قوموں کے لئے ایک وقت آتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو سمجھاتا ہے۔ ان کو سزا دیتا ہے تو پھر ان کا دین کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ پس تم اپنا کام کرتی رہو۔ اس کی جزا اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور جب جاپان آتے ہیں تو ہمیں بہت مزا آتا ہے۔ اس لئے حضور کچھ وقت کے لئے جاپان آیا کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ایک جاپانی دوست ڈاکٹر ساتا صاحب ہیں۔ یہ لندن آئے تھے اور ملے تھے تو ان سے دوستی ہوگئی۔ یہاں بھی شرائن کا وزٹ انہوں نے کروایا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں کم از کم ایک سال یہاں جاپان آکر رہوں۔ انہوں نے ایک سال کہا تو تم مستقل آنے کے لئے کیوں نہیں کہتی۔

☆ ایک عزیزہ نے سوال کیا کہ جب مَیں نے اپنی ٹیچر کو بتایا کہ حضور آرہے ہیں تو مَیں نے سکول سے چھٹی کرنی ہے۔ اس پر ٹیچر نے کہا کہ حضور ضروری ہیں یا سکول ضروری ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم نے اس کو کہنا تھا کہ تمہارے گھر کوئی مہمان آتا ہے تو بھی چھٹی کر لیتی ہو یا کسی اور وجہ سے کر لیتی ہو تو مَیں نے بھی کسی وجہ سے کر لی۔ حضور انور نے فرمایا کہ سکول سے بلاوجہ رخصتیں نہیں کرنی۔ سکول ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ میرے آنے کا بہانہ کر کے رخصتیں لو اور پھر گھر میں بیٹھ رہو یا بازار میں پھرتے رہنا ہے۔ پھر یہ درست نہیں ہے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ میرا نام حضور انور نے رکھا ہے، حضور انور کا نام کس نے رکھا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے رکھا تھا۔

☆ ایک جاپانی بچی نے عرض کیا کہ حضور انور ضرور جاپان میں رہیں۔ حضور انور کے جاپان میں قیام کرنے سے جماعت پھیلے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: شکریہ۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کو جاپانی قوم کی کونسی بات اچھی لگی ہے؟ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جاپانی قوم بہت محنت کرنے والی قوم ہے۔ ایٹم بم سے تباہی کے باوجود اپنے ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا ہے۔ ہر قوم میں اچھی بات ہوتی ہے۔ ان کا محنت کرنا، ان کی بڑی اچھی بات ہے۔

بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس پانچ بج کر 50 منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا ڈیسک نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاحد'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

آئے ہیں مسکانے کے دن

مورخہ 20 نومبر 2015 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاپان کی پہلی مسجد ''مسجد بیت الاحد'' کا افتتاح فرمایا۔ اس مناسبت سے لکھی گئی ایک نظم

ہو مبارک سب کو آئے نور کے آنے کے دن
مشرق ومغرب میں ہر سُو دیں کے پھیلانے کے دن
تھی تمنا کہ خدا کا گھر بنے جاپان میں
آ گئے وقتِ خزاں میں اِس کے بن جانے کے دن
شکرِ مولا مل گئی ناگویا کو بیتُ الاحَد
ہیں یہی واحِد خدا کی حمد کے گانے کے دن
جاگ اٹھا ہے نصیب اِس ملک کا بارِ دِگر
ایک محبوبِ خدا کے اِس جگہ آنے کے دن
چڑھتے سورج کی زمیں پر اِک نیا ہے دن چڑھا
گورائیکو☆ دیکھ کر آئے ہیں مُسکانے کے دن
اب بدل جائے گی قسمت اِس زمیں کی دیکھنا
مردِ حق کی زاریوں کے پھول پھل لانے کے دن
مالکِ ارض و سما تو کھول دے لوگوں کے دل
کب تلک چلتے رہیں گے حق کو ٹھکرانے کے دن
آئی ہے بادِ صبا مشرق سے یوں مستانہ وار
''اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن''

(عطاء المجیب راشد)

☆ گورائیکو جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے: سورج کا طلوع ہونا

خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ سے مَیں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفۂ وقت کے یہ خطبات جو اس دَور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور اُمّت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی...... ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے''۔ (خطبات طاہر جلد دہم صفحہ 470)

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

کلام الامام

''یہ خوب یاد رکھو کہ روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دُعا: طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

یادِ رفتگاں

میری پیاری والدہ بشریٰ سلام صاحبہ

عبدالمومن ٹاک
سلور سپرنگ میری لینڈ، امریکہ

یادِ رفتگاں میں ان عزیز و اقارب کا ذکر ہوتا ہے جو ہم سے رخصت ہو کر اپنے خالقِ حقیقی سے مل گئے ہوں۔ آج میں اپنی بہت ہی پیاری اور شفیق والدہ ماجدہ صاحبہ سے وابستہ یادوں سے مزین کچھ سطور سپردِ قلم کر رہا ہوں جن کے انمٹ نورانی نقوش میرے ذہن کو ہر آن اس چہرے کی یاد دلاتے ہوئے میرے وجود کے ذرّے ذرّے کو مسلسل چھو رہے ہیں۔ ہماری والدہ ماجدہ کا نام بشریٰ سلام تھا جو محترم حکیم میر غلام محمد صاحب مرحوم ساکن یاری پورہ کے ہاں 1943ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ اپنے والدین کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ ہمارے ننہال کی پہلی بچی ہونے کے ناطے آپ اپنے گھر میں اور سارے خاندان میں بشریٰ آپا کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ نانا جی مرحوم نے جماعت کے لئے مختلف نوع کی بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ یاری پورہ کے تقریباً چالیس سال صدر رہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کشمیر کے صوبائی صدر بھی رہے۔

ہمارے والد محترم خواجہ عبدالسلام ٹاک صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ وہ جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر کے طویل عرصہ امیر اور زونل امیر رہے ہیں۔ 1957ء میں ہمارے والد صاحب کی پہلی اہلیہ کی وفات کے بعد انکا عقدِ ثانی ہماری والدہ سے 1960ء میں طے پایا۔ اس وقت ہماری والدہ کی عمر سترہ سال تھی جبکہ والد صاحب چالیس برس کے تھے۔ یہ ہمارے والد صاحب کی نیک طبیعت اور پاکیزہ شخصیت کا اثر تھا کہ نانا جان مرحوم نے یہ رشتہ منظور کرلیا۔ یہ اس وقت کشمیر کے ماحول اور رواج کے لحاظ سے غیر معمولی شادی تھی۔ ہمارے والد صاحب کی پہلی شادی سے دو بیٹیاں بھی ہیں۔ چونکہ ہماری امی جان اپنے مائیکے میں آپا کہلاتی تھیں اس لئے دونوں بہنیں انہیں آپا ہی کہتی تھیں اور ہم بھی انہیں آپا کہہ کر ہی بلاتے رہے۔

ہماری والدہ صاحبہ کی شادی سے چند ماہ قبل ان کی والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ جو ریاست کشمیر کے محکمہ تعلیم میں بطور استانی تعینات تھیں، چھیالیس سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ ہماری دو پھوپھیاں بھی تھیں جنہوں نے ہماری پہلی والدہ کی وفات کے بعد ہمارے ابا جان کے گھر کا خیال رکھا اور باری باری ہمارے گھر میں رہیں اور گھریلو کام کاج میں ہماری والدہ کا ہاتھ بٹانے کے ساتھ ساتھ گھریلو امور میں ان کی رہنمائی بھی کرتی رہیں۔ چنانچہ چند ماہ کے اندر اندر ہماری والدہ صاحبہ کھانا پکانے اور دیگر کام کاج کا نظام عمدگی سے چلانے لگیں اور جلد ہی اپنے خاوند کے مزاج کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا۔ اس طرح ایک وفا شعار بیوی بنیں۔ ہم نے ہمیشہ انہیں والد صاحب کی اطاعت و احترام کرتے اور ہر معاملے میں معاونت کرتے دیکھا۔ اگر والد صاحب کسی بات سے خواہ وہ کتنی ہی معمولی ہوتی منع فرماتے تو ہمیشہ اطاعت کرتیں اور بچوں کی بھی اسی رنگ میں تربیت کی۔

ہماری والدہ ایک وفا شعار بیوی، شفیق ماں اور تقویٰ شعار احمدی خاتون کے طور پر بھرپور زندگی گزار کر مختصر علالت کے بعد 5 ستمبر 2013 کو ہم سب کو داغِ مفارقت دیتی ہوئی اَنہتر برس کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

6 ستمبر بروز جمعۃ المبارک مرحومہ کی نماز جنازہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالشکور ٹاک کے گھر کے صحن میں ادا کی گئی۔ اسی دن دوپہر بارہ بجے ہم ان کا تابوت لیکر قادیان روانہ ہوگئے۔ تقریباً دس گھنٹے کا سفر اور 500 کلومیٹر کی مسافت طے کرکے رات گیارہ بجے قادیان دارالامان پہنچے اور اگلے دن بعد نماز ظہر بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی۔ آپ کی وفات کی خبر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان نے 19 ستمبر 2013 کی اشاعت میں اور ہفت روزہ اخبار الفضل انٹرنیشنل نے 13-19 دسمبر 2013 کی اشاعت میں شائع کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت 14 نومبر 2013 کو مسجد فضل لندن میں بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اباجی کو دائمی نوعیت کا برونکائیٹس (Chronic Broncitis) لاحق تھا جس میں بروقت دوائی کھانا اشد ضروری ہوتا ہے۔ امی جان نے یہ ذمہ داری بھی سنبھالی اور خوب نبھائی۔ والد صاحب کی ہر ضرورت اور ہر چیز کا خیال رکھتیں۔ ہمارے معاشرے میں رشتہ داروں کو اپنے گھر مدعو کرنے اور ان کے ہاں جانے کا رواج بہت عام ہے۔ خصوصاً شادی بیاہ کی تقریبات میں جانا اور کچھ دن وہیں قیام کرنا بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ امی جان ان مواقع پر بھی بہت احتیاط کرتیں اور کبھی بھی ایک رات سے زیادہ قیام نہ کرتیں۔ ان کو ہر دم اباجی کی صحت و خدمت کا خیال رہتا تھا۔ شادی کے چند ماہ بعد ہی آپ نظام وصیت میں بھی شامل ہوگئیں اور عمر بھر باشرح چندہ دیتی رہیں۔ جماعتی تنظیم کے تحت ہونے والی مالی تحریکات میں ہمیشہ حصہ لیا اور یہ سلسلہ تاحیات جاری رہا۔ جیب خرچ میں سے بھی باشرح چندہ دیا کرتیں۔ آپ نماز پورے خشوع وخضوع سے باقاعدگی سے ادا کرتیں۔

کشمیر، انگلینڈ اور امریکہ میں ہمارے گھر میں اکثر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ہوا کرتی تھیں۔ آپ خود بھی تلاوتِ قرآن کریم کرتیں اور ہمیں بھی نہ صرف بلاناغہ تلاوت کرنے کا کہتیں بلکہ نگرانی بھی کرتیں۔ اپنے پوتے پوتیوں اور غیر از جماعت بچیوں کو بھی قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصیت سے توجہ دیتیں۔ آپ کو جماعتی خدمات کی توفیق بھی ملی۔ آپ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ سرینگر میں سکریٹری مال پھر صدر لجنہ اور بعد ازاں لجنہ اماء اللہ کشمیر کی صوبائی صدر بھی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھتی تھیں۔ امی جان کو 2002 میں والد صاحب کی معیت میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ہمارا آبائی گاؤں یاری پورہ سرینگر سے 70 کلومیٹر دور ہے۔ ہمارے بچپن میں اباجی سرینگر میں ملازمت کرتے تھے اور ہفتہ اتوار کو گاؤں آیا کرتے تھے۔ ابتدا میں مجھے یاری پورہ گورنمنٹ اسکول میں اور بعد میں مجھے اور میرے چھوٹے بھائی کو وادیٔ کشمیر کے سب سے اچھے اسکول برن ہال میں داخل کروادیا گیا۔ امی جان روزانہ لنچ بریک میں ہمارے لئے تازہ کھانا پکا کر لاتیں۔ یہ ان کا معمول رہا خواہ سردی ہوتی یا گرمی پیدل چل کر ہمارے لئے کھانا لایا کرتیں۔

یہ اسکول آئرش پریسٹ چلاتے تھے اور اسکول کے اخراجات بھی بہت ہوتے تھے لیکن امی جان بڑی کفایت شعاری سے کام لے کر گھر کے اخراجات پورے کرلیتیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں اباجی سے کبھی کوئی اضافی فرمائش نہیں کی۔ جو ماہوار خرچہ ملتا اسی میں گزارا کرتیں اور اسی میں سے باقاعدہ چندہ بھی دیا کرتیں۔ متعدد بار گھریلو اخراجات میں سے پس انداز کرکے والد صاحب کو کوئی ضرورت کی چیز لانے کے لئے دے دیتیں۔ اس اسکول میں چونکہ اسلامی تعلیم کا کوئی سلسلہ نہ تھا اور اردو بھی معمولی سی پڑھائی جاتی جیسے اردو کی پہلی کتاب۔ امی جان خود ہی ہمیں دینی تعلیم سے بھی روشناس کراتیں اور خود ہی اردو بھی پڑھایا کرتیں۔

اگرچہ کشمیر میں ہمارے گھر میں سردیاں گزارنے کے لئے معقول انتظامات اور سہولتیں مہیا تھیں لیکن جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام پر اکثر اگلے ڈیڑھ دو مہینے ہماری رہائش قادیان میں ہی رہتی تھی۔ اس میں والدین کا سب سے بڑا مقصد یہی تھا کہ اس پاکیزہ ماحول میں ہماری تربیت ہو۔ چونکہ جس اسکول میں ہم پڑھتے تھے وہاں اردو سکھانے کا بہت کم انتظام تھا یہ کمی قادیان میں قیام کے دوران پوری ہوتی رہی۔ نیز دینی تعلیم سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ملتا کہ اباجی کی برونکائیٹس (Bronchitis) بھی کنٹرول میں رہتی۔ قادیان قیام کے دوران نہ صرف تمام نمازیں باجماعت ادا ہوتیں بلکہ نماز تہجد میں بھی، جو مسجد مبارک میں باجماعت ہوتی، شرکت کی توفیق مل جایا کرتی۔ ہماری امی جان کو کتب سلسلہ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ احمدیہ بک ڈپو سے احمدی خاتون کی تمام جلدیں خرید کر پڑھتیں اور ہمیں ان میں سے کہانیاں سناتیں۔

امی جان کا خلفائے سلسلہ سے عقیدت واحترام کا تعلق تھا۔ خلفا کے خطبات بہت باقاعدگی سے پڑھ کر ہمیں ان میں بیان کردہ اہم باتیں بتایا کرتی تھیں۔ انگلینڈ قیام کے دوران بھی اور پھر امریکہ آتے ہوئے یا واپسی پر ہم ایک دو دن لندن رکتے اور حضور سے ملاقات کرکے جاتے۔ ملاقات کے دوران امی جان اپنے میاں کیلئے خصوصاً درخواست دعا ضرور کرتیں۔ اس کی برکت سے مجھے، میری بیگم اور بچوں کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی فیملی سے ذاتی تعلق تھا۔ جب بھی حضرت میاں صاحب کشمیر تشریف لاتے تو اکثر سرینگر اور یاری پورہ میں ہمارے چھوٹے سے گھر میں ہی رہنا پسند فرماتے۔ ہماری امی خود ان کیلئے کھانا پکاتیں۔ پھر محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد کو بھی سرینگر میں برن ہال ہائی اسکول میں داخل کرادیا جہاں سے انہوں نے میٹرک کا امتحان امتیاز سے پاس کیا۔ وہاں پڑھائی کے دوران امی جان روزانہ ان کے قیام وطعام کے انتظام کی نگرانی بذاتِ خود کرتیں۔

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم اور آپا جان کے ہمارے ہاں قیام کے دوران ایک واقعہ کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ گھر کے جس کمرے میں میاں صاحب اور آپا جان سکونت فرما تھے وہاں سے ایک پانچ پیسے کا سکہ ملا جو یقیناً میاں صاحب یا آپا جان کا ہی تھا۔ گھر میں یہ طے ہوا کہ یہ سکہ انہیں لوٹایا جائے۔ اباجی نے ہماری امی کو کشمیری اخروٹ کی لکڑی سے بنا ایک بہت خوبصورت جیولری بکس لاکر دیا۔ امی نے وہ سکہ اور ایک خط دعا کی درخواست کے ساتھ اسی جیولری بکس میں رکھ کر محترمہ آپا جان کی خدمت میں بھجوادیا جسے پاکر آپا جان بہت محظوظ ہوئیں اور اکثر اس بات کا ذکر بطور لطیفہ کیا کرتی تھیں۔ یہ بظاہر معمولی بات نظر آتی ہے لیکن درحقیقت ہماری امی کی ایمانداری کی عمدہ مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین خدمت گزار بہوئیں بھی عطا کیں۔ ان کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ ماں جیسا رہا۔ وہ انہیں بہت عزت اور پیارے سے بلاتیں۔ آدھے نام سے شاذ ہی کبھی بلایا ہو۔ ان تینوں نے بھی اپنے فرائض کو کماحقہٗ نبھایا۔ آپ جب انگلینڈ اور امریکہ تشریف لاتیں تو آپ کی بڑی بہو کی تو عید ہوتی۔ دونوں کے درمیان گہرے دوستوں جیسا رشتہ رہا۔ ویک اینڈ پر دونوں کی رات کے کھانے کے بعد بہت دلچسپ اور میٹھی میٹھی باتیں ہوتی رہتیں۔ کبھی میں بھی آپ کی مجلسوں کا حصہ بن جاتا اور عام طور پر کشمیری قہوہ سے تواضع ہوجاتی۔ آپ کا ایسا ہی محبت بھرا سلوک دوسری دونوں بہوؤں اور میری دونوں بہنوں کے ساتھ بھی تھا۔ کشمیر میں بالعموم زیادہ سخت پردے کا رواج نہیں ہے۔ ہماری امی جان پردے کی بے حد پابند تھیں اور اپنے خاندان کی سب مستورات اور بچیوں کو بار بار اس طرف متوجہ کرواتیں۔

پیاری امی جان کی پاکیزہ سیرت اور اخلاص کا ذکر اتنا طویل ہے جس کا یہاں احاطہ ممکن نہیں۔ امی جان کی زندگی کا نچوڑ یہی ہے کہ وہ نہایت خدمت گزار اور فرمانبردار بیوی تھیں۔ بچوں کی بہترین تربیت کرنے والی والدہ تھیں۔ اپنے پوتے پوتیوں اور سب رشتہ داروں سے نہایت پیار کرنے والی اور سلسلہ احمدیہ اور خلافت سے بے پناہ اخلاص رکھنے والی وجود تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے۔ آمین۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

یہ کامیابیاں، عزت، یہ نام تم سے ہے
خدا نے جو بھی دیا ہے مقام تم سے ہے
تمہارے دم سے ہیں میرے لہو میں کھلتے گلاب
مرے وجود کا سارا نظام تم سے ہے
کہاں بساطِ جہاں اور کمسن و ناداں
یہ میری جیت کا سب اہتمام تم سے ہے
جہاں جہاں ہے میری دشمنی سبب میں ہوں
جہاں جہاں ہے مرا احترام تم سے ہے

......☆......☆......☆......

افسوس! مکرم مولوی بشیر احمد کالا افغاناں صاحب درویش قادیان وفات پاگئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

افسوس! مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان مورخہ 7 دسمبر 2015 کو وفات پا گئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے خطبہ جمعہ مورخہ 11 دسمبر 2015 کے آخر پر فرمایا:

’’مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں مرحوم درویش قادیان تھے ۔ 87 سال کی عمر میں ان کی 7/دسمبر کو وفات ہوئی ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں مرحوم اخبار بدر کے درویش نمبر میں شائع شدہ اپنی خود نوشت میں لکھتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں کے ایک دوست مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں قادیان آ گئے تھے ۔ میں ڈیرہ بابا نانک میں امتحان دے کر ملازمت کی تلاش میں تھا کہ مکرم محمد احمد صاحب نے پیغام بھجوایا کہ میں چونگی کی ملازمت چھوڑ کر دفتر الفضل میں کام کرنا چاہتا ہوں ۔ تم میری جگہ چونگی میں لگ جاؤ ۔ یہ احمدی نہیں تھے اس وقت ۔ 1946ء کی بات ہے کہتے ہیں کہ خاکسار اپنے گاؤں سے قادیان آ گیا اور چونگی میں ملازمت شروع کر دی ۔ جس وقت میں قادیان ملازمت کے لئے آیا اس وقت مجھے احمدیت کے تعلق سے زیادہ معلومات نہیں تھیں ۔ کہتے ہیں میں نے ایک غیر مسلم دوست کو کہا کہ مجھے نماز کے لئے کوئی ایسی مسجد بتاؤ جو قادیانیوں کی نہ ہو ۔ میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا ۔ اس غیر مسلم نے مجھے مسجد اقصیٰ کا راستہ بتا دیا ۔ کہتے ہیں میں وہاں گیا ۔ دیکھا کہ بہت بڑی مسجد ہے کوئی نماز پڑھ رہا ہے کوئی تلاوت کر رہا ہے خوبصورت منارہ ہے ۔ میں دل ہی دل میں خوش ہوا کہ ہماری مسجد تو بہت اچھی ہے اب میں قادیانیوں کی مسجد میں نہیں جاؤں گا ۔ تو ایک روز پتا چلا کہ یہ احمدیوں کی مسجد ہے ۔ کہتے ہیں ایک دن احراریوں کی مسجد میں بھی گیا لیکن وہاں کی حالت دیکھ کر عہد کر لیا کہ اب ہمیشہ میں مسجد اقصیٰ میں ہی نماز ادا کروں گا ۔ پھر آہستہ آہستہ ان کا ایک احمدی دوست سے تعارف ہوا انہوں نے جماعتی معلومات دیں ان کو اور کتاب ’’تبلیغ ہدایت‘‘ اور دیگر رسائل دیئے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ۔ 1947ء میں ملک کی تقسیم ہوئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر خدام دور دور سے حفاظت مرکز کے لئے آنے لگے ۔ اس موقع پر کہتے ہیں کہ خاکسار نے بھی اپنا نام حفاظت مرکز کے لئے پیش کر دیا جس کی منظوری ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے درویشی میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ۔ کہتے ہیں بیعت کرنے کے بعد میرے عزیز و اقارب اور خاص طور پر والدین نے بہت مخالفت کی اور پھر تقسیم ملک کے موقع پر بھی مجھے کہا کہ آ جاؤ ہمارے ساتھ اور میرے احمدی ہونے پر بڑا افسوس کرتے رہے لیکن میرے انکار پر بڑا رو کر میرے والد اور والدہ نے کوشش کی لیکن بہر حال میں نہیں گیا ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھا بلکہ کہتے ہیں کہ میری والدہ کی بھی میرے اس غم میں بینائی جاتی رہی ۔ 1952ء میں ان کی شادی حیدر آباد کے ظہور الدین صاحب کی بیٹی مکرمہ اختر النساء صاحبہ سے ہوئی ۔ ان سے ان کے دو بیٹے محمود احمد صاحب اور شعیب احمد صاحب ہیں ۔ شعیب صاحب واقف زندگی ہیں اور ناظر بیت المال خرچ ہیں اس وقت قادیان میں ۔ اسی طرح ان کے ایک داماد واقف زندگی ہیں قاری نواب صاحب ۔ انہوں نے دیہاتی مبلغ کے طور پر مہاراشٹر کرناٹک میں خدمت کی توفیق پائی ۔ تبلیغ کا ان کو بہت شوق تھا ۔ کسی بورڈ یا تختی پر لکھتے تھے کہ امام مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں تا کہ سب لوگ پڑھ لیں اور پھر تبلیغ شروع کر دیتے تھے اور اسی طرح مختلف دفاتر میں بھی ان کو کام کی توفیق ملی ۔ مینیجر اخبار البدر بھی رہے اور اسی طرح لنگر خانے میں اور دوسری جگہوں پر بھی کام کیا ۔ بڑے وسیع تعلقات تھے ان کے بھی محکموں کے ساتھ افسران کے ساتھ اور بڑا عزت و احترام کرتے تھے ان کا ۔ باوجود پیرانہ سالی کے ہمیشہ مسجد میں آ کر نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے حتی کہ وفات والے دن بھی نماز ظہر اور عصر مسجد میں ادا کی اور مسجد مبارک کا جو پرانا حصہ تھا اس میں کھڑے ہو کے خاص طور پر نمازیں پڑھتے تھے ۔ صاحب رؤیا تھے کشوف تھے دعا گو شخص تھے بہت ملنسار تھے اور اکثر جو نئے واقفین زندگی ہیں نوجوان، وہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر کافی فیض پایا کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے ۔‘‘ (خطبہ جمعہ مورخہ 11/دسمبر 2015)

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 7 دسمبر بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے پڑھائی ۔ جس میں کثیر تعداد میں اہالیان قادیان شامل ہوئے ۔ بعد جنازہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی ۔ بعد تدفین محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ۔ آمین ۔ (ادارہ)

کلام الامام

’’جسم پر غالب آنا کوئی شئے نہیں
اصل بات یہ ہے کہ دلوں کو فتح کیا جائے ۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 497)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہش مند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

1- امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں ۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں ۔ 2- امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے ۔ 3- صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے ۔ 4- جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں ۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں ۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوا دیں ۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا ۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا ۔ 5- نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے ۔

- قرآن کریم ناظرہ مکمل ۔ پہلا پارہ باترجمہ
- چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
- کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
- نظم از درّثمین (شان اسلام)
- انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10)
- حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

6- تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا ۔ خدمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے ۔

7- تحریری امتحان و انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کی طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے ۔ 8- اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ۔ 9- سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے ۔

اعلان برائے کارکنان درجہ چہارم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض ادارہ جات میں کارکن درجہ چہارم کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے ۔

جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور درجہ چہارم خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں ۔ 1- امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے ۔ 2- امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے ۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا ۔ 3- وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے ۔ 4- وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے ۔ 5- امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے ۔ 6- اگر کسی امیدوار کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے ۔ اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ۔ مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے منگوالیں ۔ اس اعلان کے 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اس پر غور ہوگا ۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: موبائل: 09815433760 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو ۔‘‘
(ملفوظات جلد 3، صفحہ 181)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے ۔‘‘
(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/اکتوبر 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے ۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ ۔ توحید کو مقدم رکھو ۔‘‘
(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 16/مئی 2014)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

الحمدللہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں آ رہی ہے۔ لیکن میدانِ عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں

آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ مَیں تمام عمر خدا تعالیٰ کے دین کے لئے تعلیم کے پھیلانے اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف رکھوں گا۔ یہ کوئی چھوٹا سا عہد نہیں ہے۔ یہ معمولی عہد نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نہ نبھایا جا سکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے عمل کو ہر لحہ پرکھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اور پھر اس عہد کی تکمیل اُس وقت ہوگی جب آپ میں، ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ بننا ہے۔ اور نمونہ بنے بغیر نہ آپ کسی کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پس اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے

ایک مربی کو، ایک مبلغ کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہو سکتا ہے، نہ آپ کی تبلیغ میں کوئی اثر ہو سکتا ہے جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی، دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور مبلغ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جو نصیحت کر رہے ہیں، جو تقریر آپ کر رہے ہیں، خطبے میں آپ لوگوں کو جو سمجھا رہے ہیں (اس کے حوالہ سے) اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ کیا مَیں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جب یہ ہوگا تو بات میں اثر بھی ہوگا۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ یہ جامعہ میں پڑھنا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے

شدّت پسندی جس کا بعض مسلمان گروہوں کی طرف سے بلکہ اکثر مسلمان گروہوں کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے، دنیا یہی سمجھتی ہے کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ آپ نے ان شدت پسند گروہوں کے ردّ کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو ہی واضح کر کے دنیا کو بتانا ہے۔ آپ نے اس پیار اور محبت کے نمونے کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور اس کے لئے پھر آپ کو دینی علم کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ کا علم بھی ضروری ہے

جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ آپ کی عقل میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آ سکتا ہے۔ کامل فرمانبرداری کا جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ کیا کہا؟ اور خلیفۂ وقت کیا کہہ رہا ہے؟ اور جب یہ کامل اطاعت ہوگی تو آپ کی علم و معرفت بھی بڑھے گی۔

جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا کیا ہوا ہے کہ اپنے نکتے نکال کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پہ اپنی بنیاد رکھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات یا کوئی بھی باتیں ہوں ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے لئے اوّل درجے پر اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دینا یہ تمام مربیان اور مبلغین کا فرض ہے

اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہو۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو مِنَ الْمُسْلِمِیْن کی فہرست میں سے نکل جائیں گے

دنیا یہ کہتی ہے کہ آزادیٔ رائے کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادیٔ رائے دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس کو حد لگا دو۔ پس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور اپنے نظریات کو وہاں حد لگا دینی پڑے گی جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کر دیے ہیں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو سلامتی ملے گی۔ تبھی آپ کو تحفّظ ملے گا

یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر خود آپ کو نظام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اس کے لئے پھر آپ کو اطاعت کے بھی بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اگر آپ لوگ نظام کی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسروں کو نظام کی حفاظت کی تلقین بھی نہیں کر سکتے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینی چاہئے۔ ان اختلافات کو اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنا لیں۔ بلکہ جو بھی اولوالامر ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفۂ وقت تک پہنچا دیں۔ اور اس کے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی جو توقع کر رہا ہے اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں

جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کے طلباء کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔ فرمودہ 17 ر اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ بمقام جامعہ احمدیہ Riedstadt، جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔
(السجدۃ:34)

الحمدللہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں آ رہی ہے۔ لیکن میدانِ عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ آپ کی بعض باتیں، بعض عمل، بعض حرکتیں جن سے ایک طالب علم ہونے کی وجہ سے صرفِ نظر کیا جاتا تھا، اب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اب طالبِ علم تو بے شک آپ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم علم حاصل کرتے رہو اور حدیث کے مطابق بھی انسان جب تک لحد تک نہیں پہنچ جاتا تب تک اسے علم حاصل کرتے رہنا چاہئے لیکن ساتھ ہی آپ سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ اب آپ استاد بھی ہیں۔ جو علم آپ نے حاصل کیا اور جو آئندہ حاصل کرنا ہے اس کو آپ نے آگے پھیلانا بھی ہے۔ اور اس علم کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ سے ایک توقع رکھی ہے۔ آپ ایک ایسا گروہ ہیں جس نے دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا، تَفَقُّہ فی الدّین پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اب آپ کا یہ کام ہے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو پھر اس کو پھیلاتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ قول کے لحاظ سے سب سے احسن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ عملِ صالح کرتا ہے اور پھر یہ اعلان کرتا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس یہ بہترین مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مسلمان کے لئے دی ہے۔ ایک مومن کی خصوصیات کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ لیکن وہ جنہوں نے زندگی وقف کی ہو، جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، ان کو پھیلانے، ان کی تبلیغ کرنے پر خرچ کرنا ہے انہیں اس مثال کو خاص طور پر اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے۔

آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ مَیں تمام عمر خدا تعالیٰ کے دین کے لئے، تعلیم کے پھیلانے اور اشاعت اور

تبلیغ کے لئے وقف رکھوں گا۔ یہ کوئی چھوٹا سا عہد نہیں ہے۔ یہ معمولی عہد نہیں ہے۔ آپ لوگ اب صاحبِ علم کہلانے والے ہیں۔ رپورٹ میں بھی پیش کیا گیا۔ آپ لوگوں نے ترجمہ قرآن بھی پڑھا اور تفسیریں بھی پڑھیں۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ عہد کی کیا اہمیت ہے؟ اور ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ عہد جو خاص طور پر خدا تعالیٰ سے آپ نے کیا ہے اس کے بارے میں تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ پوچھا جانے کا خوف ہر وقت طاری رہنا چاہئے اور اس کی ادائیگی کے لئے ہر وہ کوشش جو انسان کے بس میں ہے، جو ممکن ہے وہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف بہت توجہ دیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نہ نبھایا جا سکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اپنے عمل کو ہر لمحہ پرکھنے کی طرف توجہ نہ ہو۔ اور پھر اس عہد کی تکمیل اُس وقت ہوگی جب آپ میں، ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ بننا ہے۔ اور نمونہ بنے بغیر نہ آپ کسی کی تربیت کر سکتے ہیں اور نہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ پس اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ ان اعمال کی فہرست بنانی ہو گی۔ ان اوامر اور نواہی کی فہرست بنانی ہوگی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ اپنی دینی حالت کی درستگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اب یہ نہیں ہو گا کہ نماز میں اگر سستی ہوگئی، نوافل میں اگر سستی ہوگئی تو کوئی حرج نہیں۔

ایک مربی کو، ایک مبلغ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا کوئی کام، اوّل تو کسی کا بھی نہیں ہوسکتا، لیکن آپ کے کام جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہو سکتا ہے، نہ آپ کی تبلیغ میں کوئی اثر ہوسکتا ہے جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی۔ دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی۔ پس جہاں تربیت کے لئے آپ کو جہاں بھی آپ متعین ہوں اپنے یہ نمونے پیش کرنے ہیں کہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے، وہاں دعا کے ذریعے سے (بھی کام لینا ہے)۔ یہ چیز ظاہر تو نہیں ہوتی۔ نمازیں پانچ وقت کی ادائیگی ہے وہ لوگوں کو نظر آرہی ہے۔ لگ رہا ہے کہ مربی صاحب آئے ہیں، مسجد میں آئے ہیں یا سنٹر میں آئے ہیں اور نماز باجماعت ہو رہی ہے۔ لیکن نوافل ایسی چیز ہے جس کا علم خالصتاً اللہ تعالیٰ کو ہے یا پھر شادی کے بعد آپ کی بیویوں کو ہوتا ہے یا گھر والوں کو علم ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ عبادت ایسی ہے جو مخفی عبادت ہے۔ اس لحاظ سے کہ لوگوں کے سامنے نہیں ادا کی جا رہی۔ لیکن اس کی اہمیت بے انتہا ہے۔ فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور انسان کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے ہر قسم کے فرائض ادا کر دیے ہیں۔ جب یہ دعویٰ ہی نہیں کہ فرائض ادا کر دیے اور خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور پھر وہ فرائض جن کا معیار ایک جگہ پر قائم نہیں رہتا بلکہ ہر لمحہ اور ہر دن انسان کی علمی اور روحانی ترقی کے ساتھ وہ معیار بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بھی علم نہیں کہ آیا وہ معیار بڑھا بھی ہے کہ نہیں تو اس کے لیے کس قدر دعاؤں کی ضرورت ہے اور وہ دعائیں صرف اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہوتے ہوئے، اس کے آگے جھکتے ہوئے، اپنے دن اور رات اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے ہی انسان کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو کمیاں رہ گئی ہیں وہ پوری ہو جائیں۔

پھر ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور مبلغ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ آپ جو نصیحت کر رہے ہیں، جو تقریر آپ کر رہے ہیں، خطبے میں آپ لوگوں کو جو سمجھا رہے ہیں (اس کے حوالہ سے) اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ کیا مَیں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں۔ جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جب یہ ہوگا تو بات میں اثر بھی ہوگا۔ لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ پہلے جیسا میں نے کہا آپ کی بعض باتوں سے ایک طالب علم سمجھ کے صَرفِ نظر ہو جاتا تھا۔ لیکن اب لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے اور آپ کے نمونے سے کسی کی اصلاح بھی ہوسکتی ہے اور ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ پس لوگوں کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے، افرادِ جماعت کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے، جماعت کے ہر طبقے کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے اپنے نمونے ایسے رکھیں کہ کسی کی آپ پر انگلی نہ اٹھے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ مربی صاحب یا ہمارے فلاں مبلغ کے فلاں عمل میں یہ کمزوری ہے یا کمی ہے جس کی وجہ سے فلاں کو ٹھوکر لگی ہے یا مجھے ٹھوکر لگی ہے یا میرے دل میں بعض باتوں کے بارے میں انقباض پیدا ہوا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ لوگ آپ کے ہر قول و فعل کو بہت گہری نظر سے دیکھتے ہیں اور دیکھیں گے۔ اس لئے اپنے نمونے قائم کرنے کی کوشش کریں۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ جامعہ احمدیہ جرمنی سے پاس ہونے والی یہ پہلی کلاس ہیں۔ اس لحاظ سے بھی لوگوں کی نظر آپ پر ہوگی کہ یہ پہلی کلاس فارغ ہوئی ہے دیکھیں کہ یہ میدانِ عمل میں کس طرح کام کرتے ہیں؟ کیا ان کی ٹریننگ ہے؟ کیا ان کا علم ہے؟ کیا ان کی تربیت ہے؟ اور پھر آپ کی حالت کو دیکھ کر جماعت پہ تو حرف آتا ہی ہے اس سے پہلے آپ کی انتظامیہ پر بھی حرف آئے گا۔ پس یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں استاد کی عزّت کا سوال ہے ایک ذمہ داری آپ کی بھی یہ ہے کہ اپنے استادوں کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے اب آپ نے میدانِ عمل میں بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ ورنہ لوگ یہی کہیں گے کہ یہ طلباء جو نکلے ہیں، یہ لاٹ جو نکلی ہے ان کی یہ تربیت ہے یا یہ حالت ہے۔ اگر کوئی برائی اور کمی اور کمزوری ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کے پڑھانے والے بھی ایسے ہی ہوں گے۔ جو انتظامیہ ہے وہ بھی ایسی ہوگی۔ جو جماعتی نظام ہے وہ بھی کمزور ہی ہوگا تبھی یہ لوگ کمزور حالت میں نکلے ہیں۔ پس ہر لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو آپ کو دیکھنا ہوگا، پرکھنا ہوگا، سوچنا ہوگا۔

پھر اسی طرح جو آپ کے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے بھی آپ نے مثال قائم کرنی ہے، نمونے قائم کرنے ہیں۔ گویا کے پہلی کلاس ہر لحاظ سے جسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Trend Setter، وہ ہوتی ہے۔ آپ نے ہی رجحانوں کو متعیّن کرنا ہے۔ آپ نے ہی پچھلوں کو بھی راستے دکھانے ہیں اور وہ نمونے قائم کرنے ہیں جس سے پیچھے آنے والی کلاسیں جو ہیں وہ بھی یہ معیار قائم کریں کہ ہماری پہلی کلاس باوجود بہت ساری مشکلات میں سے گزرنے کے، باوجود بہت ساری سہولیات کی کمی کے ایک اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے نکلی ہے اور انہوں نے میدانِ عمل میں بھی اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اور اب ہم نے بھی ان سے بڑھ کر اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں یا کم از کم ان کے برابر قائم کرنے ہیں۔ پس ایک نسل کے بعد دوسری نسل یا ایک کلاس کے بعد دوسری کلاس ان معیاروں کو دیکھے گی اور آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی تبھی وہ معیار قائم ہو سکتے ہیں جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی ہے۔ جن کی توقع مبلغین اور مربیان سے کی جاسکتی ہے۔ ورنہ آگے بڑھنے کی بجائے ترقیٔ معکوس ہو جاتی ہے۔ پچھلی طرف جانا شروع ہو جاتے ہیں اور معیار گرتے چلے جاتے ہیں۔

ابھی رپورٹ میں انہوں نے مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کا بتایا ان کے کیا معیار تھے؟ علم و معرفت میں بڑھے ہوئے تھے۔ عاجزی اور انکساری میں بڑھے ہوئے تھے۔ وفا میں بڑھے ہوئے تھے۔ پس یہ نمونے ہمیں قائم کرنے ہوں گے تبھی ہم اپنے اُس معیار کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ تبھی اپنے اُس مقام کو قائم رکھ سکتے ہیں جس مقام پر اللہ اور اس کا رسول ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس مقام کو حاصل کرنے کے لیے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ پس ان چیزوں کو یاد رکھیں۔

پھر ایک اور اہم بات ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ علم تو مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ تک انسان حاصل کرتا ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ یہ جامعہ میں پڑھنا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ مختلف جامعات میں یہ کہہ چکا ہوں شاید آپ کو بھی کہا ہو کہ یہ سات سال تو آپ کو یہ ٹریننگ دی گئی ہے کہ پڑھنے کے طریق کیا ہیں؟ کس طرح آپ نے پڑھنا ہے؟ کس طرح آپ نے علم میں اضافہ کرنا ہے؟ کن کن مضامین میں دلچسپی پیدا کرنی ہے؟ کون کون سے مضامین ہیں جو آپ کی تربیت میں آپ کے کام آسکتے ہیں؟ کون سے مضامین ہیں جو آپ کی تبلیغ میں آپ کے کام آسکتے ہیں؟ قرآن کریم تو بہرحال ایک ایسی کتاب ہے جو تربیت کے لئے بھی، اصلاحِ نفس کے لئے بھی، اپنی اصلاح کے لئے بھی، دوسروں کی اصلاح کے لئے بھی، اپنی تربیت کے لئے بھی، دوسروں کی تربیت کے لئے بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح تبلیغ کے لئے ہے۔ تبلیغ کے لیے ہر میدان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مضامین بیان فرمائے ہیں۔ ہر مضمون کے مضامین بیان فرمائے ہیں جس میں آپ اگر بڑھنے کی کوشش کرتے رہے تو ہر میدان میں آپ کی کامیابیاں ہیں۔ ترقی کرنے والے ہیں۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

پھر آج کل دنیا کی نظر اسلام پر بہت زیادہ ہے۔ سوال کئے جاتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اسلام کیا کہتا ہے؟ شدت پسندی جس کا بعض مسلمان گروہوں کی طرف سے بلکہ اکثر مسلمان گروہوں کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے، دنیا یہی سمجھتی ہے کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ آپ نے ان شدت پسند گروہوں کے ردّ کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو ہی واضح کرکے دنیا کو بتانا ہے۔ آج کل تو دنیا کے سامنے صرف اسلام کا جو نمونہ ہے وہ شدّت پسندوں کا نمونہ ہے۔ آپ نے اس کے پیار اور محبت کے نمونے کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور اس کے لئے پھر آپ کو دینی علم کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

آپ کو علم ہونا چاہئے کہ آپ کے ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ جہاں بھی آپ متعیّن ہیں، ضروری نہیں کہ آپ جرمنی سے فارغ ہوئے ہیں، جرمنی میں ہی رہ جائیں۔ جہاں بھی متعیّن ہوں گے وہاں کے ملکی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ دنیاوی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ اور اس کا حل کیا ہے؟ بہت سے بلکہ اکثریت ہی سوالات ہیں جن کا حل جب آپ قرآن کریم پڑھیں گے، اس میں سے تلاش کریں گے تو قرآن کریم میں سے حل ملتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے آپ کی احادیث میں سے حل ملتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں وہ حل موجود ہے۔ تو یہ تلاش کریں اور پھر اسی طرح جو موجودہ حالات ہیں، جو دنیا کے حالات ہیں آپ ان میں اپنے علم میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ اس کے بارے میں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مہیّا کردہ جو لٹریچر ہے، تقاریر ہیں، خطبات ہیں، ان میں

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

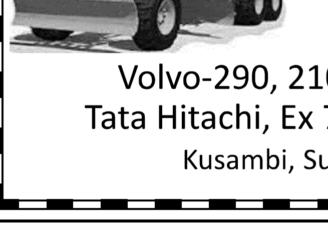
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

کافی موضوعات ایسے مل جاتے ہیں جن کو اگر آپ پڑھیں تو آپ کو ایک آئیڈیا مل جاتا ہے۔ایک تصوّر نہیں بلکہ ایک بنیادی ڈھانچہ مل جاتا ہے کہ یہ سوال اس طرح حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک طریق کار وضع کرنے کا آپ کو اصول مل جاتا ہے۔ان اصولوں پہ چل کے پھر آگے آپ اس بات کو موجودہ حالات کے مطابق پھیلا بھی سکتے ہیں۔ اس لئے اس کو پڑھنے کی بہت کوشش کریں۔

پھر جیسا کہ میں نے آیت پڑھی تھی۔ آیت میں ہے کہ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے۔ اس کو ہمیشہ یادرکھیں۔ جو تلاوت کی گئی اس میں بھی یہی لفظ استعمال ہوا تھا۔جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہوسکتی ہے۔ نہ آپ کی عقل میں ترقی ہوسکتی ہے۔ نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آسکتا ہے۔ بلکہ اس کے الٹ ہوگا۔ تکبر بھی پیدا ہوگا اور علم سے دُوری بھی ہوگی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ کامل فرمانبرداری شاید علم کو روکنے کا باعث ہے۔ حالانکہ کامل فرمانبرداری کا جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حکموں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ کیا کہا؟ اور خلیفۂ وقت کیا کہہ رہا ہے؟ اور جب یہ کامل اطاعت ہوگی تو آپ کی علم و معرفت بھی بڑھے گی ورنہ تکبر ہے۔

کامل فرمانبردار کون ہوتے ہیں؟ جیسا کہ مَیں نے کہا، وہی جو اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں۔ خلافت کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور درجہ بدرجہ جو بھی اولی الامر ہے اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اگر اطاعت نہیں، فرمانبرداری نہیں تو پھر آپ کی نہ تربیت نتیجہ خیز ہوسکتی ہے، نہ تبلیغ نتیجہ خیز ہوسکتی ہے۔ ہر ایک کا قبلہ اپنا اپنا ہوگا۔ اور جب قبلے مختلف ہوجائیں تو اِکائی نہیں رہتی، وحدت نہیں رہتی۔ اور جب وحدت نہیں رہتی تو پھر نہ ہی کسی کام میں برکت پڑتی ہے، نہ ہی اُس کام کے نیک نتائج نکل سکتے ہیں۔

پس یہ جو بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ شاید اطاعت ہمیں علم سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں سوچ سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں آگے بڑھنے سے محروم کر رہی ہے، یہ غلط ہے۔ اطاعت سے ہی یہ ساری چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور صرف اپنے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو بھی آپ آگے بڑھاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے تو یہی فرمایا ہے ناں کہ اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ کس بارے میں؟ کہ ان احکامات کی تلاش کرو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ (البقرۃ:149)۔ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ نیکیوں میں آگے بڑھو سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ جب تک تم آگے بڑھ رہے ہو تو پھر اپنے ساتھ ان کے بھی ہاتھ پکڑو جو پیچھے تمہارے ساتھی ہیں۔ ایک سیڑھی پر تم چڑھ رہے ہو، قدم رکھا ہے تو دوسرا تمہارا کمزور بھائی ہے اس کا ہاتھ پکڑو، اس کو بھی کھینچ کر اوپر لاؤ۔ اب یہ اطاعت، اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت آپ نے کی۔ اس کی وجہ سے جہاں اپنے آپ کو نیکیوں میں بڑھایا وہاں اپنے بھائی کو بھی نیکیوں میں بڑھایا۔ گویا کہ ایک chain ہے جو اس مضمون کو صحیح طرح سمجھنے سے بنتی ہے اور پھر ایک جماعت کی وحدت اور اِکائی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھیں۔ مختصراً مَیں بعض باتیں بتا رہا ہوں۔ ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ کس طرح آپ نے اپنی زندگیوں کو سنوارنا ہے اور دوسروں کی زندگیوں کو سنوارنا ہے؟

کامل فرمانبرداری، کامل اطاعت ماحول میں، معاشرے میں امن بھی پیدا کرتی ہے۔ تحفظ بھی مہیا کرتی ہے۔ اپنی غلطیوں کی طرف نشاندہی بھی کرواتی ہے۔ دوسروں کے الزامات سے بھی بچاتی ہے۔ کامل اطاعت اگر آپ کر رہے ہوں اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ (النساء:60) پر چل رہے ہوں، اولی الامر کی طرف دیکھ رہے ہوں تو بہت سارے فسادوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ بہت سارے جھگڑوں سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ آپ کو علم حاصل کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ آپ کی سوچوں پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ قرآن کریم پر غور کرو، فکر کرو، تدبّر کرو۔ رسولؐ نے بھی یہی فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا۔ لیکن تدبّر کرنے سے یہ مراد نہیں کہ جب آپ کے نزدیک کوئی بھی نکتہ جو آپ نے نکالا، کوئی ذوقی نکتہ ہے تو وہی حرفِ آخر ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا کیا ہوا ہے کہ اپنے نکتے نکال کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پہ اپنی بنیاد رکھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔

جس طرح آج آپ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ڈائری میں باتیں نوٹ کر رہے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے خطبات یا کوئی بھی باتیں ہوں ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ بہت سارے مربّیان ہیں جو مثلاً خطبات نوٹ کرتے ہیں اور پھر اپنی رپورٹس میں ذکر کرتے ہیں کہ سارا ہفتہ انہوں نے جو بھی درس دیے ان میں ان خطبات میں سے کوئی نہ کوئی نکتہ وہ بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر اگلے ہفتے کوئی اور نکات مل جاتے ہیں تو ان نکات سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ دہراتے ہیں تو جماعت کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پس تربیت میں بھی ایک اِکائی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کے لئے اوّل درجے پر اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دینا یہ تمام مربیان اور مبلغین کا فرض ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جو خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز کو آگے پہنچانا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی آپ کو ہر بات کو نوٹ کر کے جب اس کو آگے پہنچانا ہے تو ظاہر ہے جب آگے پہنچانا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ کہیں کہ آگے پہنچا دو۔ ایک ڈاکیہ کا کام آپ نے نہیں کرنا۔ اس پیغام کو خود سمجھنا ہے، اپنے اوپر لاگو کرنا ہے اور پھر پہنچانا ہے۔ تبھی آپ کو بھی فائدہ ہوگا اور جن کو آئندہ پہنچا رہے ہیں ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہو۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کی فہرست میں سے نکل جائیں گے۔ اس لئے حدیں مقرر کرنی ہوتی ہیں۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ آزادیٔ رائے کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادیٔ رائے دنیا کے امن اور سکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس کو حد لگا دو۔ پس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور اپنے نظریات کو وہاں حد لگا دینی پڑے گی جہاں خلیفۂ وقت نے بعض فیصلے کر دیے ہیں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو سلامتی ملے گی۔ تبھی آپ کو تحفظ ملے گا۔

باقی جہاں تک علم ہے مَیں کئی دفعہ یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ علم کے لحاظ سے شاید بعض غیر احمدی مولوی ہمارے علماء سے بعض باتوں میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے علم میں برکت نہیں ہے۔ ان کا علم بے فائدہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے علم نے ان کو اطاعت سے باہر کر دیا۔ ان کو علم نے یہ نہیں بتایا کہ نظام کی کیا اہمیت ہے؟ جب انسان ایک نظام سے باہر نکلتا ہے تو پھر وہاں علم فائدہ دینے کے بجائے نقصان دینے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے عملِ صالح کی طرف بھی توجہ دلائی۔

عملِ صالح کیا ہے؟ عملِ صالح یہ ہے کہ ہر کام اس کے صحیح مقام کو سمجھتے ہوئے کیا جائے۔ ہر کام کو صحیح جگہ پر کیا جائے اور صحیح وقت پر کیا جائے۔ بظاہر بعض نیک کام ہیں لیکن اگر وہ صحیح وقت پر نہیں ہو رہے۔ اور ان کے نیک نتائج حاصل نہیں ہو رہے تو عملِ صالح نہیں رہے گا۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اپنے علم کو ہمیشہ عملِ صالح کے تابع رکھیں۔ یہ بھی بہت ضروری ہے۔

پھر یہ یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر خود آپ کو نظام کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اور نظام کی حفاظت کے لئے بات پھر وہیں لَوٹتی ہے کہ پھر آپ کو اطاعت کے بھی بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اگر آپ لوگ نظام کی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسروں کو نظام کی حفاظت کی تلقین بھی نہیں کر سکتے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینی چاہئے۔ ان اختلافات کو اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنا لیں۔ بلکہ جو بھی اولو الامر ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفۂ وقت تک پہنچا دیں۔ اور اس کے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی جو توقع کر رہا ہے اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں۔ اور اسی طرح پہلے بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ جماعت میں نظام کی اطاعت پیدا کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جہاں بھی جائیں، جہاں بھی متعیّن ہوں افرادِ جماعت میں جماعت کے نظام کا صحیح احترام پیدا کریں۔ ان کو صحیح اہمیت بتائیں۔ پس یہ اس صورت میں ہوگا جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ جب ہر سطح پر آپ کے اپنے عملی نمونے سامنے ہوں گے۔

نمازوں اور دعاؤں کی طرف پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ دوبارہ یاد کراتا ہوں کہ ہر کام ہمارے دعا سے ہونے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ آپ کے جو کام ہونے ہیں دعا سے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی دعا سے ہونی ہے۔ اس لیے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے ان سپاہیوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے تفقّہ فی الدّین کے بعد اِس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے ان کے لئے تو خاص طور پر بہت زیادہ ضروری ہے کہ اپنی دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کی ادائیگی صحیح کریں اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا کریں جو کہ ایک حقیقی مومن کا اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے اور جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔

اللہ کرے آپ لوگ میدانِ عمل میں بھی اپنے پاک نمونے دکھانے والے ہوں اور کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں بلکہ ہر شخص جو آپ کو دیکھے وہ یہ کہے کہ یہ مربّیان جو جامعہ سے نکلے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ نمونے پیش کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ دعا کرلیں۔

(اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11؍دسمبر 2015)

☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

مکرم نشوان معجب صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم نشوان معجب صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کے احوال کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایم ٹی اے پر امام مہدی اور مسیح موعود کے کلام کے چند فقرات سننے اور عربی ویب سائٹ سے آپ علیہ السلام کی ایک کتاب کی محض چند سطور پڑھنے کے بعد ہی میں بے ساختہ پکار اٹھا کہ یہ بلاشبہ کسی نبی کا کلام ہے، اور مجھے یقین ہوگیا تھا کہ اس کتاب کا مؤلف سچا انسان ہے۔ لیکن آپ علیہ السلام کے مقام ومرتبہ کا صحیح اِدراک نہ ہونے، بیعت کی حقیقت سے عدم واقفیت اور خلافت کے منصب سے لاعلمی جیسے امور جماعت میں شامل ہونے کی راہ میں حائل رہے۔ جس کا تفصیلی بیان آگے آئے گا۔

ایک غیر معمولی تفصیلی رؤیا

جو کچھ میں نے ایم ٹی اے پر دیکھا تھا اس کی بناء پر میں ایک خاص کیفیت سے گزر رہا تھا۔ میں اندر سے ہل چکا تھا اور تعجب وحیرانی کی تصویر بنا ہوا تھا۔ انہی ایام کی بات ہے کہ میں نے ایک رات رؤیا میں خود کو ایک بڑے سے میدان میں دیکھا جہاں بہت سے مسلمان آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے۔ زبانی طعن وتشنیع، گالی گلوچ، فتویٰ بازی اور دشنام طرازی کے علاوہ باہم دست وگریباں اور خاک وخون میں غلطاں وپیچاں تھے۔ ایسے لگتا تھا جیسے یوم محشر برپا ہے۔ میں نے دائیں بائیں نظر دوڑائی تو اس میدان کے ایک سرے پر مجھے ایک سٹیج نظر آیا۔ میں دوڑ کر اس پر جا چڑھا اور اس کے منبر پر کھڑے ہوکر اپنی پوری قوت سے چیختے ہوئے یہ اعلان کیا: اے لوگو! اے مسلمانو! امام مہدی آچکا ہے اور مسیح نازل ہو چکا ہے۔ میں یہ جملہ بار بار دُہراتا چلا جا رہا تھا لیکن ان میں سے کسی نے بھی میری آواز نہ سنی اور نہ ہی میری طرف متوجہ ہوا کیونکہ ان کی اپنی لڑائی کے شور میں میری آواز دب کر رہ گئی۔ اچانک میں نے اپنے قریب ایک اور نوجوان کو دیکھا جو میری طرح وہاں پر مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کا اعلان کر رہا تھا۔ وہ نہایت خوبصورت نوجوان تھا جس کا سفید رنگ یورپین کی طرح سرخی مائل تھا۔ اس نے کپڑے بھی سفید رنگ کے پہنے ہوئے تھے اور سر پر ٹوپی بھی سفید رنگ کی ہی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی اس کے چہرے پہ شکنیں آگئیں۔ عجیب بات یہ کہ ادھر میں نے اس سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو اور اسی لمحے اس نے بھی مجھ سے بالکل یہی سوال پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ مسیح ومہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور میں لوگوں کو اس امر عظیم کی اطلاع دے رہا ہوں۔ یہ سنتے ہی اس کا چہرہ بشاشت سے کھل اٹھا اور یکایک اس کی تیوری خوشی کے آثار سے بدل گئی۔ یہ سنتے ہی وہ آگے بڑھا اور مجھے گلے لگا لیا۔ مجھے احساس ہوا کہ وہ احمدی ہے۔ کسی احمدی سے خواب میں یوں مل کر میرا دل خوشی اور غیر معمولی اطمینان کے جذبات سے بھر گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم احمدی ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔

میں نے پوچھا کیا تم یورپ سے ہو؟ اس نے کہا: ہاں میں یورپ سے یہاں عربوں کو حضرت مسیح موعود وامام مہدی کی آمد کی خبر دینے آیا ہوں۔ نیز اس نے مجھ سے کہا کہ ان کو تبلیغ کرنے کا کام میں سرانجام دیتا ہوں جبکہ تم جاؤ اور پہلے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرو۔ میں نے پوچھا کہ یہ جماعت کہاں ہے؟ اس نے میدان کی انتہائی شرقی جانب ایک چھوٹی سی پہاڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا اس طرف ابھی چلے جاؤ۔ میں تیزی سے منبر سے اترا اور کشاں کشاں اس پہاڑی کی طرف دوڑ لگادی۔ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ اس نے پیچھے سے آواز دے کر کہا کہ شیطان سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ تمہارا راستہ کاٹنے کی کوشش کرے گا۔ میں جب اس کی بات سن کر آگے بڑھنے لگا تو واقعہ میں ایک نہایت بدصورت مخلوق کو دیکھا جو کسی قدر کتّے سے مشابہ تھی لیکن اس کا چہرہ خوفناک اور بدشکل تھا۔ اس کی کچلیاں اور پنجوں کے ناخن نہایت ڈراؤنے اور بڑے تھے۔ وہ مخلوق کالے سیاہ رنگ کی تھی اور پہاڑی کی انتہائی دائیں جانب سے میری طرف پوری رفتار سے دوڑی چلی آرہی تھی ایسے لگتا تھا کہ وہ مجھے پہاڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی آلے گی۔ اسے دیکھتے ہی مجھے ایک جھرجھری سی آگئی اور میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ لیکن بغیر مزید تاخیر کے میں نے برق رفتاری سے پہاڑی کی طرف بھاگنا شروع کردیا۔ میں بھاگتے ہوئے باآواز بلند اسے کہتا جاتا تھا کہ خدا کی قسم تم میرے راستہ میں حائل نہیں ہوسکوگے۔ یہ کہتے ہوئے جب میں بسرعت اس پہاڑی پر چڑھا تو اس کی دوسری جانب کا منظر دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ ہری ہری گھاس کا سبز مخملی قالین تاحد نظر بچھا ہوا تھا، جس پر لوگ سفید لباس پہنے نہایت منظم انداز میں صفوں میں ایک دوسرے سے جڑ کر یوں کھڑے تھے جیسے وہ ایک لڑی میں پروئے موتی ہوں۔ ان کو دیکھ کر قرآن کریم میں مذکور مومنین کی سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی تصویر سامنے آجاتی تھی، اور ان کی طرف ایک نظر حدیث نبوی میں مذکور مومنین کی کنگھی کے دندانوں کی مثال کا تصور ابھارنے لگتی تھی۔ ان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں جو سبز گھاس کو بھی مزید روشن اور چمکدار بنا رہی تھیں۔ میں حیرت وتعجب کی تصویر بنا دنیا ومافیہا سے بے خبر اس روح پرور اور دلنشیں منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے شیطان نے آکر مجھ پر حملہ کردیا۔ اس نے اپنے تیز اور بڑے بڑے پنجے میرے سینے میں گاڑ دیئے۔ میری شرٹ پھاڑ ڈالی اور ہم خونی جنگ لڑنے لگے۔ مجھے اس کی کچلیوں اور پنجوں کی کاٹ اپنے جسم میں محسوس ہونے لگی اور اپنا خون بہتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ خوف چھانے لگا اور مجھے ایسے لگا جیسے شیطان مجھ پر غالب آجائے گا اور مجھے نیچے گرا کر جماعت مومنین میں شامل ہونے سے روکنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ یہ سوچتے ہیں میں نے اپنی قوت جمع کرکے ایمان وعزم صمیم سے سرشار ہوکر نہایت غصے میں گرجتے ہوئے شیطان سے کہا کہ خدا کی قسم تم میرے راستے کی دیوار نہیں بن سکتے، تم مجھے اپنے پیاروں کے پاس جانے سے ہرگز نہیں روک سکتے۔ خدا کی قسم میں تو ان کے پاس جاکر ہی دم لوں گا خواہ میرا جسم ہی تار تار کیوں نہ ہوجائے۔ یہ کہہ کر میں نے اس کے اگلے دونوں پاؤں کے پنجے پکڑے، اس کے ناخنوں کو اپنے بدن کے گوشت سے جدا کیا، پھر پوری قوت کے ساتھ اسے پیچھے دھکیلا اور خود جماعتِ مومنین کی جانب بڑھنا شروع کردیا۔ شیطان کچھ پیچھے ہٹا لیکن دوبارہ اس نے اس شدّت کا حملہ کیا کہ مجھے نیچے گرا کر میرے سینے پر چڑھ بیٹھا۔ میں نے ادھر ہی اسے دبوچ لیا اور ہم گتھم گتھا ہوکر پہاڑی کی چوٹی سے نیچے لڑھکنے لگے۔ اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں پسینے میں شرابور تھا اور جاگنے پر بھی خواب میں شیطان کے پنجوں کی تکلیف سے میرا جسم چور تھا۔ میں خوفزدہ ہوکر اس خواب کی تعبیر کے بارہ میں غور کرنے لگا۔ لیکن تعبیر بالکل واضح تھی کہ میرے جماعت میں شامل ہونے میں شیطان رکاوٹیں ڈالے گا اور اس کے ساتھ میری جنگ بہت طویل چلے گی۔

نافرمانی کی سزا

میرا یہ رؤیا بعینہٖ پورا ہوگیا اور باوجود اس کے کہ مَیں ایم ٹی اے کو دیکھتے ہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتاب کی محض چند سطور کو پڑھتے ہی اس یقین پر قائم ہوگیا تھا کہ آپؑ سچے ہیں پھر بھی بیعت کرنے میں ڈیڑھ سال کی دیر لگادی اور اس کا سبب شیطان تھا جس نے مجھے اپنا خیال خوبصورت کرکے دکھایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جیسا کہ میں ذکر کر آیا ہوں کہ جن دنوں میرا احمدیت سے تعارف ہوا تھا وہ عرب سپرنگ کے ابتدائی ایام تھے اور میں اپنے سابقہ خیالات کی بناء پر ملکی ظالم نظام کے خلاف مظاہروں کے حق میں تھا۔ اس کے برعکس جب میں ایم ٹی اے پر یہ سنتا کہ خلیفۂ وقت مظاہروں اور توڑ پھوڑ کے کاموں سے روکتے ہیں تو میں چینل بدل لیتا۔ خلافت کے مقام کا اِدراک اور اس منصب کے احترام کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ان کی بات نہ مانی جس کی مجھے یہ سزا ملی کہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی صداقت کا قائل ہونے کے باوجود میں ڈیڑھ سال تک بیعت سے محروم رہا۔ لیکن بالآخر جب عرب سپرنگ کے مظاہروں کے انجام نے ثابت کردیا کہ اس میں شامل ہونے والوں کے ہاتھ میں سوائے خسارہ کے اور کچھ نہیں آیا تو مجھے اپنے موقف کی غلطی کا احساس ہوا اور خدا نے مجھے 2012ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

رؤیا میں پنہاں پیغام

یہ رؤیا اس قدر تفصیلی اور واضح تھا کہ میری زندگی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا اس سے میں نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے:

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یقین ہونے کے بعد بیعت میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ نیز بیعت کئے بغیر اور شرائط بیعت پر عمل کرنے سے قبل دوسروں کو تبلیغ کرنا ہرگز مؤثر نہیں ہوسکتا۔

☆ یورپ میں رہنے والے احمدیوں کی کوششوں سے دوبارہ اسلام پھیلے گا۔ اور آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے۔

☆ اکثر مسلمانوں کا جماعت کی تبلیغ کو نہ سننا ان کے آپس میں لڑائی جھگڑے اور تکفیر بازی کی وجہ سے ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر ایک خود کو حق پر سمجھتے ہوئے اپنی بات ہی سنانا چاہتا ہے اور دوسرے کی سننے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

☆ جو بھی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے، شیطان اس کے لئے گھات لگا کر بیٹھا ہوا ہے اور اسے شیطان کے ساتھ مقابلہ کے لئے پوری قوت صَرف کرنے کی ضرورت ہوگی۔

مخالفت اور اس کا اثر

شروع شروع میں تو میرے اہل واقرباء اور دوستوں وغیرہ نے یہی سمجھا کہ احمدیت قبول کرنا کسی وقتی جوش کا نتیجہ ہے اور چند روز کے بعد ہی میں اس کو چھوڑ کر کسی اور جماعت کے ساتھ ہوں گا۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ میں نہ صرف ثابت قدم ہوں بلکہ انہیں بھی احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہوں اور میرے پاس اپنے موقف کے مضبوط دلائل ہیں تو ان کی طرف سے کسی قدر مخالفت شروع ہوئی۔ پھر چند ایام کے بعد ہی میری تبلیغ سے ایک دو بیعتیں ہوئیں تو مخالفین نے تمسخر اور استہزاء کی راہ اپنائی۔ انہوں نے علاقے کے بعض اوباشوں کو احمدیت کے خلاف طرح طرح کے جملے سکھا کر ہمارے پیچھے لگا دیا اور جب بھی ہم میں سے کوئی باہر نکلتا تو اسے یہ سب کچھ سننا پڑتا۔ یہی نہیں بلکہ ہم مساجد کے آئمہ کی تقریروں کا موضوع بن گئے، تکفیر اور تحذیر کا پروپیگنڈہ کیا گیا اور ہمیں ڈرانے دھمکانے کا شغل عروج پر پہنچ گیا۔ تاہم اس کا نتیجہ بھی ہمارے حق میں اچھا ہی ثابت ہوا۔ وہ یوں کہ جب سعید فطرتوں نے دیکھا کہ یہ اپنے ایمان کی خاطر کسی مخالفت اور تمسخر یا توہین کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے تو وہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ احمدیت میں آخر ایسی کیا بات ہے جو ان لوگوں کو ہر قسم کی مشکل راہ سے بخوشی گزرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کی اور بعض کو اس طریق سے ہدایت کا راستہ مل گیا۔

اہلیہ کی بیعت

جب ہمارے خلاف سازشیں تیز ہوئیں اور ہماری مخالفت بڑھنے لگی تو ہمارے عزیز واقارب نے بھی آہستہ آہستہ ہماری حمایت شروع کردی۔ اس کی بڑی مثال میری اہلیہ کی بیعت ہے۔ اس نے بھی شروع میں تو کوئی پرواہ نہ کی لیکن جب یہ دیکھا کہ باوجود لوگوں کی سخت مخالفت اور توہین آمیز رویّہ کے میں ایمان پر قائم ہوں اور سب کچھ صبر کے ساتھ برداشت کر رہا ہوں تو اس نے ایک روز مجھے کہا کہ مجھے جماعت کی کوئی تفسیر دیں میں اسے پڑھ کر خود فیصلہ کروں گی۔ میں نے اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سورۃ النمل کی تفسیر دی جسے پڑھ کر اس کی کایا پلٹ گئی۔ وہ کہنے لگی کہ دراصل یہی حق ہے۔ لہٰذا اس نے بیعت کرلی۔

موجودہ شر میں خیر کا پہلو

یمن کے موجودہ حالات بہر حال اچھے نہیں ہیں۔ تباہی اور بربادی کے ڈیرے ہیں۔ لیکن اس شر میں بھی خیر کا یہ پہلو ضرور ہے کہ لوگ شر پسند مُلّاں سے متنفر ہوگئے ہیں کیونکہ ان فسادات کے شروع میں انہی مُلّاؤں نے فتوے دے دے کر اس آگ کو خوب دہکایا اور آج اس کی لپٹوں سے پورا ملک جل رہا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ آج جماعت کی رواداری اور محبت کی تعلیم کو بڑی توجہ سے سنا جا رہا ہے اور لوگوں کے دلوں میں جماعت کی تعلیم کی طرف غیر معمولی میلان پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے تالے کھولے اور میرے ملک کے لوگوں کو بھی امام الزمان کو قبول کرنے کی توفیق ملے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20؍نومبر 2015)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 نومبر 2015 بروز سوموار قبل نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم رشید الحق خان صاحب (آف لندن)

27 نومبر 2015 کو بعارضہ کینسر 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی فیض الحق خان صاحب کے بیٹے تھے۔ 1972 میں کوئٹہ (پاکستان) سے یوکے آئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے عقیدت اور پیار کا تعلق رکھنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ جمعہ کی ادائیگی کیلئے ہمیشہ مسجد میں سب سے پہلے پہنچنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب (ریجنل امیر لندن) کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد المجید صاحب مرحوم، کارکن نصرت آرٹ پریس، گولبازار، ربوہ)

30 اکتوبر 2015 کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، مخلص، باوفا اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

☆......☆......☆

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 دسمبر 2015 بروز جمعرات قبل نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری عبد الغفور رندھاوا صاحب (آف لندن، ابن مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب رندھاوا مرحوم)

29 نومبر 2015 کو مختصر علالت کے بعد 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق قادیان سے تھا جہاں آپ کو 7 سال درویش کے طور پر بھی رہنے کی سعادت ملی۔ علاوہ ازیں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، نہایت شریف النفس، ملنسار، نیک، مخلص اور بزرگ انسان تھے۔ چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ بچوں کو بھی خلافت اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد الہادی شہزاد صاحب صدر جماعت وانڈز ورتھ لندن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ نیز آپ کے دو پوتے جامعہ احمدیہ یوکے میں اور ایک نواسہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ القیوم مبارکہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم ملک محمد دین صاحب، چک نمبر 226 گ ب، ضلع فیصل آباد)

25 نومبر 2015 کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق سیکھواں سے تھا اور آپ حضرت میاں جمال دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی عاشق، انفاق فی سبیل اللہ کرنے والی، سادہ مزاج، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ محترم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم (مفتی سلسلہ) کی نسبتی بہن تھیں۔

(2) مکرمہ امۃ المتین صاحبہ

(اہلیہ مکرم لیاقت احمد صاحب، ربوہ)

22 نومبر 2015 کو بعارضہ کینسر 42 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے بیماری کا تمام عرصہ انتہائی صبر اور حوصلہ سے گزارا اور تادم آخر کسی قسم کا شکوہ نہیں کیا۔ بہت نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم حمید اللہ ظفر صاحب اور مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب مربیان سلسلہ کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(3) مکرم عبد المالک صاحب (ماڈرن ٹیلرز، ربوہ)

29 اکتوبر 2015 کو دو ماہ کی مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت باوفا، محنتی اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سعود رفاقت صاحب مربی سلسلہ آجکل ناظم اطفال ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ محمد ابو سعید صاحب

(ابن مکرم انور حسین صاحب، چٹا گانگ، بنگلہ دیش)

3 اپریل 2013 کو 19 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی لوکل مجلس رنگاماٹی (چٹا گانگ) میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت ذہین، باہنر، فدائی اور مخلص نوجوان تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی تبلیغ سے کئی افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ آپ اچھے کھلاڑی اور ماہر تیراک بھی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
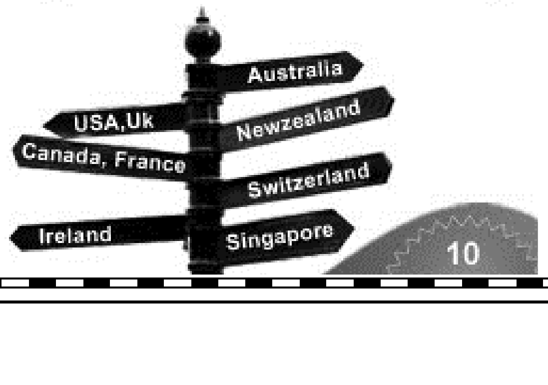

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور از صفحہ 20

فرماتے ہیں اسلام کی لڑائیاں تین قسم سے باہر نہیں۔ یعنی تین قسم کی لڑائیاں ہیں اسلام میں جب سختی ہوئی یا اجازت ہے سختی کرنے کی۔ دفاعی طور پر یعنی بطریق حفاظت خود اختیاری۔ بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون۔ اور نمبر تین بطور آزادی قائم کرنے کے یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے۔ قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمن کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔ فرمایا جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں۔ دین کی خوبیوں کو پیش کرو اور وہ تبھی پیش ہو سکتی ہیں جب خود علم ہو۔ اپنے علم کو بڑھاؤ۔ اور دوسرا فرمایا اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اپنے نیک نمونے قائم کرو تا کہ لوگ ہماری طرف آئیں۔

پس یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں اور یہی علم اور عمل ہے جس سے اس زمانے میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آتے ہوئے قرآن کریم اور اسلام کی حفاظت کے کام میں حصہ دار بن سکتے ہیں اور دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ اگر دنیا میں حقیقی امن قائم کرنا ہے تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نے ایک جگہ اسلام کو قبول نہ کرنے والوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا (القصص: 57) کہ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس ہدایت کی جو تجھ پر اتری ہے اتباع کریں تو اپنے ملک سے اچک لئے جائیں۔ پس اسلام کی تعلیم پر اعتراض اس لئے نہیں ہے کہ ظلم اور جبر کی تعلیم ہے بلکہ قبول نہ کرنے والے اسلام کی تعلیم پر جو اعتراض کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہم تیری تعلیم پر عمل کریں جو امن والی تعلیم ہے جو سلامتی والی تعلیم ہے تو اردگرد کی قومیں ہمیں تباہ کر دیں۔ پس اسلام کی تعلیم تو دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی تعلیم ہے امن اور سلامتی قائم کرنے کی تعلیم ہے۔ امن اور محبت کا پیغام دینے کی تعلیم ہے۔ اگر بعض مسلمان گروہ عمل نہیں کرتے تو ان کی بدقسمتی ہے۔ یہ لوگ اپنے مفادات کے لئے دنیا میں اپنی جغرافیائی اور سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے فساد برپا کئے ہوئے ہیں۔ مسلمان ممالک کے فساد میں بھی بعض بڑے ممالک کا حصہ ہے۔ اور اب تو مختلف مغربی میڈیا پر خود ان کے اپنے لوگ ہی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ شدت پسند تنظیمیں ہماری حکومتوں کی پیداوار ہیں جو ہم نے عراق کی جنگ کے بعد یا شام کے حالات کے بعد پیدا کی ہیں۔ اس بات سے میں مسلمانوں اور ان لوگوں کو جو اسلام کے نام پر مسلمان کہلاتے ہوئے شدت پسندی کا اور اسلام کی غلط تعلیم کے اظہار کا مظاہرہ کر رہے ہیں بری الذمہ نہیں کرتا لیکن اس آگ کو بھڑکانے میں بڑی طاقتوں کا بہرحال حصہ ہے۔ ابھی بھی ایک طرف تو شدت پسند لوگوں کو ختم کرنے کی باتیں ہوتی ہیں ان پر بم گرائے جاتے ہیں اور دوسری طرف ان کو اسلحہ پہنچانے والوں اور غلط ذریعہ سے مال پہنچانے والوں یا مالی ٹرانزیکشن کرنے والوں کی طرف سے ان لوگوں نے باوجود علم ہونے کے کہ کس طرح یہ سب کچھ ہو رہا ہے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔

پس دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والے صرف یہ مسلمان گروہ ہی نہیں ہیں جو اسلامی تعلیم کے خلاف چلتے ہوئے ظلم و فساد کر رہے ہیں بلکہ بڑی حکومتیں بھی ہیں جو اپنے مفادات کو اولیت دیتی ہیں اور دنیا کا امن ان کے نزدیک ضمنی اور ثانوی چیز ہے۔ ایک حقیقی مسلمان تو یہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ سلام ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے سلامتی چاہتا ہے اور حقیقی مسلمانوں میں یقیناً احمدی ہی ہیں جو اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو سلامتی دینے اور دنیا میں امن و سلامتی قائم رکھنے کے لئے کتنے احکامات دیئے ہیں کتنی زیادہ رہنمائی فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ایک جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (الزخرف: 88) اور جب اس نے کہا کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تو ان سے درگزر کر اور اتنا کہہ دے کہ سلام۔ تم پر سلامتی ہو پس عنقریب وہ جان جائیں گے کہ حقیقت کیا ہے اسلام کی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا قرآن کریم میں کہ اسلام مخالفین کی تمام زیادتیاں دیکھ کر اور سہہ کر صرف یہ جواب دے کہ میں تمہیں سلامتی کا پیغام ہی دیتا ہوں اور دیتا رہوں گا تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ حکم ہے تو پھر ہر مسلمان کے لئے یہ حکم کتنا ضروری ہے۔ آج بھی جب یہ حالات ہیں تو ہمارا یہی فرض ہے کہ اسی طرح پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان اور عبد رحمان کی تو پہچان ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان: 63) اور جب جاہل لوگ ان سے لڑتے ہیں تو وہ بجائے لڑنے کے کہتے ہیں ہم تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس یہ قرآنی تعلیم ہے اور یہی تعلیم ہے جو ہر سطح پر امن اور سلامتی قائم کرنے اور اس کے لئے کوشش کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اور خاص طور پر نوجوانوں کو کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسلام ہے اور صرف اسلام ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے اور یہ قرآن کریم ہے اور صرف قرآن کریم ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے کی اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے۔

پس اس تعلیم کا ادراک حاصل کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تعلیم پر عمل کریں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ آج قرآن کریم کی حفاظت کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور یہ اس کا فضل ہے۔ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور تشریح ہی اس کی معنوی حفاظت بھی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور ہمیں آپ علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دے کر اس کام کے لئے ہمیں چن لیا ہے۔ پس یہ خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دینا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے ہر احمدی لڑکے لڑکی مرد عورت کو کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا اس وقت آگ کے گڑھے کے جس دہانے پر کھڑی ہے وہ کسی وقت بھی ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ وہ اس میں گر جائے۔ ایسے وقت میں دنیا کو اس آگ میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرنا اور امن اور سلامتی دینے کا کام کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور احمدی ہی کر سکتے ہیں۔

پس اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور سب سے بڑی چیز اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا ہے اس کے آگے جھکنا ہے اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن اور سلامتی دے سکتے ہیں۔ ایسے ہی موقع کے لئے ان حالات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس اس ذوالعجائب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق مضبوط تر کرنے کی ضرورت ہے اور پیار میں بڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا داروں کو بھی عقل دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سنیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے ایک جنازہ حاضر اور دو جنازہ غائب پڑھایا۔ جنازہ حاضر مکرم عنایت اللہ احمدی صاحب کا تھا جبکہ دوسرا جنازہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان کا اور تیسرا مکرمہ قانتہ بیگم صاحبہ والدہ محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان کا تھا۔ حضور انور نے ہر سہ مرحومین کا ذکر فرماتے ہوئے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔ ☆☆☆

سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت و سوانح پر کتاب تالیف کی جارہی ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات باصفات سے متعلق کوئی بھی تجربہ ہو یا کوئی واقعہ معلوم ہو تو براہ مہربانی اسے تحریر کر کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی زندگی سے متعلق کسی بھی رسالہ یا جریدہ میں شائع ہونے والے مضمون کا علم ہو تو اس کی نقل یا حوالہ ارسال فرمادیں۔ (انچارج شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

ای میل: tadwinetareekh@gmail.com فون: 98763-76447

ضروری اعلان بابت منتقلی ریسیور MTA (K U BAND)

تمام احباب جماعت ہندوستان کو مطلع کیا جا رہا ہے کہ مورخہ 31 دسمبر 2015 سے K U BAND کی ڈش پر جس ریسیور (DVBS) کے ذریعہ ایم۔ٹی۔اے مشاہدہ کیا جا رہا تھا وہ اب سیٹلائیٹ کی منتقلی کی وجہ سے بند ہو جائے گا۔ احباب جماعت 30 دسمبر 2015 سے پہلے پہلے اپنے پرانے ریسیور (DVBS) بدل کر نئے DVB-S2 جس کو Mpeg4 ریسیور بھی کہا جاتا ہے خرید کر لگالیں تا کہ مستقبل میں ایم۔ٹی۔اے کے مشاہدہ میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہو۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 17 December 2015 Issue No. 51

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

دنیا اس وقت آگ کے گڑھے کے جس دہانے پر کھڑی ہے، کسی وقت بھی ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ وہ اس میں گر جائے۔ ایسے وقت میں دنیا کو اس آگ میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرنا اور امن اور سلامتی دینے کا کام کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور احمدی ہی کر سکتے ہیں۔ ہم نے اپنے علم اور عمل سے بتانا ہے کہ دنیا کو اپنی سلامتی اور امن کا خطرہ اسلام سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے ہے جو اسلام کے خلاف ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 11- دسمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں یہاں اخباروں میں کالم لکھنے والے نے لکھا اور اسی طرح ایک آسٹریلین سیاستدان نے بھی کہا کہ اسلام کی تعلیم میں جو جہاد اور بعض دوسرے احکامات ہیں انہی کی وجہ سے مسلمان شدت پسند بنتے ہیں۔ اسلامی احکامات کے بارے میں گزشتہ دنوں یو۔کے کے بھی ایک حکومتی سیاستدان نے یہی کہا تھا کہ اسلام میں کچھ نہ کچھ تو شدت پسندی کے احکامات ہیں سختی کرنے کے احکامات ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کا شدت پسندی کی طرف رجحان ہے۔ کہنے اور لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہتے بھی ہیں کہ ٹھیک ہے دوسرے مذاہب کی تعلیم میں بھی سختی ہے، احکامات ہیں بعض لیکن ان کے ماننے والے یا تو اس پر اب عمل نہیں کرتے یا اس میں حالات کے مطابق تبدیلیاں کر لی ہیں اور زمانے کی ضرورت کے مطابق اس تعلیم کو کر لیا ہے اور اس بات پر ان کا زور ہے کہ لہٰذا اب قرآن کریم کو بھی اس زمانے کے مطابق اس کے احکامات کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ بہرحال اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ان کے مطابق ان کی تعلیم اب خدا کی بھیجی ہوئی نہیں رہی بلکہ انسانوں کی بنائی ہوئی تعلیم رہ گئی ہے اور یہ ہونا تھا کیونکہ ان تعلیموں کے قائم رہنے یا ان پر تا قیامت عمل کرنے والے پیدا ہونے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں لیکن قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ یعنی اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے تو اس کی حفاظت کے پھر سامان بھی فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی مختلف موقعوں پر مختلف کتابوں میں تفسیر فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ عادت ہے کہ جب ایک قوم کو کسی فعل سے منع کرتا ہے تو ضرور اس کی تقدیر میں یہ ہوتا ہے کہ بعض ان میں سے اس فعل کے ضرور مرتکب ہوں گے جیسا کہ اس نے توریت میں یہودیوں کو منع کیا تھا کہ تم توریت اور دوسری خدا کی کتابوں کی تحریف نہ کرنا۔ سو ان میں سے بعض نے تحریف کی اس کو بدلا مگر قرآن کریم میں یہ نہیں کہا گیا کہ تم قرآن کریم کی تحریف نہ کرنا اس کو بدلنا نہ بلکہ یہ کہا گیا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ جب ایک قوم پیدا ہوگی کہ اس ذکر کو دنیا سے مٹانا چاہے گی اس وقت خدا آسمان سے اپنے کسی فرستادے کے ذریعہ سے اس کی حفاظت کرے گا۔ پس وقتاً فوقتاً یہ لوگ قرآنی تعلیم پر اعتراض کر کے اس تعلیم کو مٹانا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی اپنی تعلیم یا مٹ گئی ہے یا صرف کتاب کی حد تک رہ گئی ہے۔ گزشتہ دنوں واٹس ایپ پر ایک چھوٹی سی فلم چل رہی تھی جس میں دولڑکے ایک کتاب میں سے جس کے باہر قرآن لکھا ہوا تھا لوگوں کو بعض آیات یا حصے پڑھ کر سنا رہے تھے کہ یہ کیسی تعلیم ہے۔ ہر ایک کو جب یہ پتا لگتا تھا کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے (باہر لکھا ہوا تھا) اسلام کی تعلیم کی برائیاں کر رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ان لڑکوں نے اس کتاب کا کور اتار دیا اور دکھایا کہ یہ اسلام کی نہیں یہ بائبل کی تعلیم ہے کیونکہ بائبل ہے جو ہم پڑھ رہے تھے۔ تو کسی نے اس پر کوئی منفی تبصرہ نہیں کیا۔ اسلام کا نام آتا ہے تو فوراً منفی تبصرہ۔ بس ہنس کر چپ ہو گئے سارے۔ تو یہ تو ان کا حال ہے۔ اگر ایک مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اگر کوئی دوسرے مذہب والا کرتا ہے تو کہتے ہیں بیچارہ معذور ہے پاگل ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ بعض مسلمان گروہوں کے اسلام کے نام پر غلط عمل نے اسلام کو بدنام کیا ہے لیکن اس پر قرآن کریم کی تعلیم کو نشانہ بنانا اور انتہا تک چلے جانا بھی اسلام کے خلاف دلوں کے بغض اور کینے کا اظہار ہے۔ اس کا ایک انتہائی اظہار تو آجکل امریکہ کے ایک صدارتی امیدوار کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بولنا ہے۔

بہرحال اسلام کے متعلق جو چاہے یہ بولتے رہیں لیکن اسلام کی خوبصورت تعلیم کا مقابلہ نہ کسی مذہب کی تعلیم کر سکتی ہے اور نہ ہی ان کے اپنے بنائے ہوئے قانون کر سکتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حالات کے مطابق قانون بدل دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھی اپنے وعدے کے مطابق قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ایک فرستادے کو بھیجا جس نے اسلام کی خوبصورت تعلیم سے ہمیں آگاہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے۔ اس ابتدائی زمانہ میں انسان کے اندر چھپی ہوئی اور فراموش ہوئی ہوئی صداقتوں اور ودیعتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ واثقہ کی رو سے کہ انا لہ لحافظون۔ اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلم آیا جو اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ کا مصداق اور موعود ہے۔ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر کرتے ہیں یعنی آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔ پھر فرمایا کہ قرآن کریم کی تائیدیں اور نصرتیں ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی اور مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں۔ جو گروہ یا لوگ تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حقیقت میں اسلام مخالف طاقتوں کے آلہ کار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں واضح طور پر بتا دیا کہ یہ زمانہ تلوار کے جہاد کا زمانہ نہیں ہے اور تلوار کے جہاد کی اجازت بھی ان مشروط حالات کی وجہ سے ملی تھی جو اسلام کے ابتدائی زمانے میں پیدا ہوئے تھے کہ دشمن اسلام کو تلوار کے زور سے ختم کرنا چاہتا تھا۔ اسلام امن اور پیار کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہوگا کہ آپس کے قتل و غارت اور فرقہ بندی سے تم اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ گو ہمارے پاس زیادہ وسائل تو نہیں ہیں لیکن جس حد تک ہم پریس میڈیا اور مختلف ذرائع سے یہ کام کر سکتے ہیں ہر ملک میں اور ہر شہر میں کرنے چاہئیں۔ اس وقت دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا بہت ضروری ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں برٹش پارلیمنٹ میں گلاسگو کے ایک ایم پی اے نے اسلام کی حقیقت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے حوالے سے بتایا کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم پر عمل کرنے والے احمدی مسلمان ہیں اور میں ان کے گلاسگو میں ایک پیس سمپوزیم میں شامل ہوئی تھی اور بڑی اس نے تعریف کی۔ اس پر وہیں بیٹھی ہوئی وزیر داخلہ ہوم سیکرٹری نے بھی کہا کہ جو اسلام احمدی پیش کرتے ہیں وہ واقعی اس سے بالکل مختلف ہے جو اسلامی شدت پسند دکھاتے ہیں اور حقیقت میں احمدی امن پسند شہری ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ احمدی کوئی نئی تعلیم پیش نہیں کرتے بلکہ قرآن کریم کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ گزشتہ دنوں جب میں جاپان میں تھا تو وہاں بھی پڑھے لکھے طبقے کا یہ اظہار تھا بلکہ ایک عیسائی پادری نے بھی کہا کہ اسلام کی تعلیم جو تم قرآن کریم کی روشنی میں بتا رہے ہو اس کو جاننے کی جاپانیوں کو بہت ضرورت ہے بلکہ دنیا کو ضرورت ہے۔ اب یہ جاپان جماعت کا بھی کام ہے کہ جامع منصوبہ بندی کر کے اس بات کو تازہ رکھیں اسی طرح یہاں بھی اس ملک میں بھی یو۔کے میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا ادراک جس طرح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوا ہے اسے پھیلائیں۔

پس اس زمانے میں قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کام لیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کام لیا ہے اور یہی کام ہر احمدی کا ہے کہ ہر طبقے اور ہر مزاج تک اس پیغام کو پہنچائیں اور ہر جگہ اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے آپ علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کریں۔ اس وقت میں بعض مثالیں پیش کرتا ہوں جو اسلام کی امن کی تعلیم کی خوبصورتی ظاہر کرتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ۔ کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ پھر فرمایا وَلَوۡ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ کُلُّہُمۡ جَمِیۡعًا اَفَاَنۡتَ تُکۡرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ (یونس:99) اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی ہی مشیئت کو نازل کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ پس جب خدا بھی مجبور نہیں کرتا تو کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ کُلُّہُمۡ جَمِیۡعًا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پھر ہر ایک زمین پر جو موجود ہے وہ ایمان لے آتا لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ تمہارے کہنے سے بھی یہ نہیں ہوگا۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور یہی ایک تعلیم ہے جو بڑے واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں جبر نہیں ہے۔ پھر آپ

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad